HEIDELBERG
CATECHISM

ہائیڈل برگ کیٹی کزم

1563

Urdu Reformed Resources

Edition 2024

COPYRIGHT © REFORMED BY TRUTH

www.Reformedbytruth.com

Heidelberg Catechism (A.D 1563)

-ہائیڈل برگ کیٹی کزم-

Reformed by TRUTH
Covenant God-Covenant People

مصنفین : - ہائیڈل برگ کے مسیحی خادمین اور تھیلوجن

- زکریا آرسینس (ٹیم میں غالباً اہم مصنف)

- کیسپر اولیووینس

مترجم : - سلیمان شہزاد (MIB-France, M.Div (Continue)-USA)

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

Duplication of this document is permitted for personal, private use only.

صرف ذاتی اور نجی استعمال کے لیے نقل کی اجازت ہے، فروخت کے لیے نہیں۔

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International

Edition 2024

Copyright © Reformed by TRUTH

www.Reformedbytruth.com

Heidelberg Catechism (Urdu)

ہائیڈل برگ کیٹی کزم (1563)

Translated
By
Suleman Shahzad
(MIB-France, M.Div (Continue)-USA)
Reformed by TRUTH
-2024-

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

صرف ذاتی اور نجی استعمال کے لیے نقل کی اجازت ہے، فروخت کے لیے نہیں۔
Duplication of this document is permitted for personal, private use only.

NOT FOR SALE

فہرست مضامین

تعارف

ابتدائی سوالات -- **سوالات 1 تا 2**

پہلا حصہ – بدحالی -- **سوالات 3 تا 11**

دوسرا حصہ – نجات -- **سوالات 12 تا 85**

1. نجات کی بنیادی ڈاکٹرین ------- سوالات 12 تا 25
2. خدا باپ ------------------ سوالات 26 تا 28
3. خدا بیٹا ----------------- سوالات 29 تا 52
4. خدا روح القدس ------------ سوالات 53 تا 64
5. مقدس سکرامنٹس ----------- سوالات 65 تا 68

I. پاک بپتسمہ -------------- سوالات 69 تا 74

II. عشائے ربانی ------------- سوالات 75 تا 82

6. خدا کی بادشاہی ------------ سوالات 83 تا 85

تیسرا حصہ – شکرگزاری -- **سوالات 86 تا 129**

1. ایمان اور اعمال ------------ سوالات 86 تا 91
2. دس احکام -------------- سوالات 92 تا 115
3. دعائے ربانی ------------ سوالات 116 تا 129

تعارف:

ہیڈل برگ کیٹی کزم (1563) جرمنی کے صوبہ پلاٹینیٹ کے مسیحی حاکم فریڈرک III کی درخواست پر شہر ہیڈل برگ میں تحریر کی گئی، جو 1559 سے 1576 تک پلاٹینیٹ صوبہ کا حکمران تھا۔ اس نئے کیٹی کزم کا مقصد نوجوانوں کو تعلیم دینے کا ایک ذریعہ، صوبائی چرچز میں انجیل کی منادی کے لیے رہنمائی، اور پلاٹینیٹ میں مختلف پروٹسٹنٹ چرچز کے درمیان ایک اعتقادی اتحاد کی صورت میں استعمال ہونا تھا۔ ایک پرانی روایت کے مطابق دو مسیحی نوجوانوں یعنی زکریا آرسینس (جوکہ 28 سالہ ، ہیڈل برگ یونیورسٹی میں علم الٰہیت کا پروفیسر تھا) اور کیسپر اولیووینس (جوکہ 26 سالہ ایک پروٹسٹنٹ پادری تھا) کو اس کیٹی کزم کا شریک مصنف سمجھا جاتا ہے، لیکن دراصل یہ منصوبہ دیگر مسیحی خادمین کا ایک گروپ اور یونیورسٹی میں علم الٰہیت کے علمائے کرام کا کام تھا، جس کی نگرانی خود مسیحی حاکم فریڈرک نے کی تھی۔ آرسینس نے ٹیم میں غالباً اہم مصنف کا کردار ادا کیا، جبکہ اولیووینس کا کردار کم تھا۔ اس کیٹی کزم کو جنوری 1563 میں ہیڈل برگ میں ایک سینڈ (چرچ کے رہنماؤں کا اجلاس، جو دینی اور انتظامی امور پر فیصلے کرتے ہیں) نے منظور کیا۔ اسی سال ہیڈل برگ میں ایک دوسرا اور تیسرا جرمن ایڈیشن، جس میں تھوڑے بہت اضافے کیے گئے تھے، اور ایک لاطینی ترجمہ شائع کیا گیا۔ تیسرا ایڈیشن 15 نومبر 1563 کو پلاٹینیٹ چرچ آرڈر میں شامل کیا گیا، اور اس وقت کیٹی کزم کو 52 حصوں یا "خُداوند کا دن یعنی اتوار" میں تقسیم کیا گیا تاکہ ہر اتوار کی عبادت میں ایک اتوار کے موجودہ کیٹی کزم کی وضاحت کی جا سکے۔

سینڈ آف ڈورٹ نے 1619 میں ہیڈل برگ کیٹی کزم کو منظور کیا، اور جلد ہی یہ ریفارمڈ کیٹی کزمز اور اقرارناموں میں سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر تسلیم کیا جانے والا کیٹی کزم بن گیا۔ اس کا ترجمہ کئی یورپی، ایشیائی اور افریقی زبانوں میں کیا گیا ہے اور یہ اب بھی مسیحی اصلاحی کلیسیا کے دور کا سب سے زیادہ استعمال ہونے والا اور سراہا جانے والا کیٹی کزم ہے۔ اگرچہ ملک پاکستان میں اس کے چند پرانے اُردو تراجم ابھی تک موجود ہیں، تاہم سلیمان شہزاد جو کے ریفریشن انٹرنیشنل سمنری

فلوریدہ، امریکہ میں علم الٰہیات کا طالب علم ہے۔ اُس نے 2024 میں اِس کا نیا ترجمہ جدید اُردو زبان میں کیا، جس میں ہائیڈل برگ کیٹی کزم کی قدیم اصل تعلیم، مواد، اور ترتیب کو بغیر کسی سمجھوتے کے برقرار رکھا گیا ہے۔

اس ترجمے میں شامل زیادہ تر بائبل کے حوالہ جات ابتدائی جرمن اور لاطینی ایڈیشنز میں شامل تھے، لیکن مخصوص انتخاب کو 1975 میں کرسچین ریفارمڈ چرچ کے سینڈ نے منظور کیا تھا۔

کیٹی کزم کیا ہے اور مسیحی کلیسیا کے لیے یہ کیوں ضروری ہے؟

انگریزی زبان کا لفظ "کیٹیچزم" یونانی لفظ "kκατηχέω" کیٹیچیزیا – سے آیا ہے، جس کا مطلب ہے "تعلیم دینا" یا "زبانی طور پر سکھانا" یہ مسیحی ایمان کے بنیادی عقائد کو سادہ سوالات اور جوابات کی صورت میں سکھانے کا ایک طریقہ ہے، جو ایمان داروں کو مسیحی تعلیمات کو سمجھنے، خدا کے کلام کے مطابق زندگی گزارنے اور کتاب مقدس کی تعلیمات کو آسانی سے یاد کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اُردو میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ کیٹیچزم مسیحی ایمان اور نظم و ضبط کو مختصر سوالات اور جوابات کے ذریعے سیکھنے اور سکھانے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ بائبل کے عقیدے کو سادہ اور واضح الفاظ میں سمجھانے کا بہترین ذریعہ ہے، تاکہ ہمارے دلوں میں کسی بدعت یا غیر بائبلی عقیدے کو جگہ پانے کا کوئی موقع نہ ملے۔

(اتوار) خُداوند کا دن - 1

سوال 1: آپ کی زندگی اور موت میں واحد سکون کیا ہے؟

جواب: یہ کہ میں اپنی مرضی کا نہیں ہوں،[1] بلکہ میرا تعلق-جسم اور روح-زندگی اور موت [2] میں میرے وفادار نجات دہندہ، یسوع مسیح سے ہے۔[3] اُس نے اپنے قیمتی خون سے میرے تمام گناہوں کی پوری قیمت ادا کی ہے،[4] اور مجھے شیطان کے ظلم و ستم سے آزاد کر لیا ہے۔[5] وہ میرے اُوپر اس طرح نظر رکھتا ہے[6] کہ میرے سر سے ایک بال بھی میرے آسمانی باپ کی مرضی کے بغیر نہیں گرتا[7]؛ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام چیزیں میری نجات کے لیے ایک ساتھ کام کرتی ہیں۔[8]

کیونکہ میں اُس کا ہوں، مسیح، پاک روح کے ذریعے مجھے ابدی زندگی کا یقین دلاتا ہے.[9] اور مجھے اس قابل بناتا ہے کہ اب سے میں اپنے پورے دل کی مرضی اور خوشی سے اُسکے لیے زندگی گزاروں۔[10]

حوالہ جات:[1] 1-کرنتھیوں 6:19-20، [2] رومیوں 14:7-9 ، [3] 1-کرنتھیوں 3:23؛ طِطُس 2:14، [4] 1-پطرس 1:18-19؛ 1-یوحنا 1:7-9؛ 2:2، [5] یوحنا 8:34-36؛ عبرانیوں 2:14-15؛ 1-یوحنا 3:1-11، [6] یوحنا 6:39-40؛ 10:27-30؛ 2-تھسلنیکیوں 3:3؛ 1-پطرس 1:5، [7] متی 10:29-31؛ لوقا 21:16-18، [8] رومیوں 8:28، [9] رومیوں 8:15-16؛ 2-کرنتھیوں 1:21-22؛ 5:5؛ افسیوں 1:13-14، [10] رومیوں 8:1-17

سوال 2: آپ کا اس سکون کی خوشی میں جینے اور مرنے کے لیے کیا جاننا ضروری ہے؟

جواب: تین باتیں:

پہلی بات، یہ کہ میرے گناہ اور بدحالی کتنی بڑی ہے؛[1]

دوسری بات، یہ کہ میں اپنے تمام گناہوں اور بدحالیوں سے کس طرح آزاد کیا گیا ہوں؛[2]

تیسری بات، یہ کہ مجھے ایسی نجات پر کس طرح خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔[3]

حوالہ جات: [1] رومیوں 3:9-10؛ 1-یوحنا 1:10، [2] یوحنا 3:17؛ اعمال 4:12؛ 10:43 ، [3] متی 5:16؛ رومیوں 6:13؛ افسیوں 5:8-10؛ 2-تیمتھیس 2:15؛ 1-پطرس 2:9-10

حصہ 1: بدحالی

(اتوار) خُداوند کا دن - 2

سوال 3 : آپ کو اپنی بدحالی یعنی گناہگار فطرت کا علم کیسے ہوا؟

جواب: خداوند کی شریعت نے مجھے بتایا۔[1]

حوالہ جات: [1] رومیوں 20:3; 7:7-25

سوال 4 : خداوند کی شریعت ہم سے کیا تقاضا کرتی ہے؟

جواب: یسوع مسیح ہمیں متی 22 باب اُسکی 37 سے 40 آیات میں اس کا خلاصہ کرتے ہوئے یوں سکھاتا ہے کہ:

"اُس نے اُس سے کہا کہ خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے مُحبّت رکھ۔[1] بڑا اور پہلا حُکم یہی ہے۔ اور دُوسرا اِس کی مانِند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر مُحبّت رکھ۔[2] اِن ہی دو حُکموں پر تمام تورَیت اور انبیا کے صحیفوں کا مدار ہے۔"

حوالہ جات: [1] اِستِثنا 5:6، [2] احبار 18:19.

سوال 5 : کیا آپ ان سب احکامات پر مکمل طور پر عمل کر سکتے ہیں؟

جواب: بالکل بھی نہیں۔[1] کیونکہ میرا فطرتی طور پر خُدا اور اپنے ہمسائے سے نفرت کرنے کی طرف رجحان ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] رومیوں 3:9-20، 23؛ 1-یوحنا 8:1، 10، [2] پیدائش 5:6؛ یرمیاہ 9:17؛ رومیوں 7:23-24؛ 8:7؛ افسیوں 2:1-3؛ طِطُس 3:3.

(اتوار) خُداوند کا دن - 3

سوال 6 : کیا خُدا نے انسان کو اس قدر شریر اور بگڑا ہوا بنایا ؟

جواب: نہیں۔ خُدا نے انسان کو اچھا[1] اور اپنی صُورت پر پیدا کیا،[2] یعنی حقیقی راستبازی اور پاکیزگی میں،[3] تاکہ تمام انسان اپنے خالق خُدا کو حقیقی طور پر جان سکیں،[4] اپنے پورے دل سے اُس سے محبت کریں، اور خُدا کے ساتھ ابدی خوشی میں زندگی گزارتے ہوئے، اُسکی حمد وثنا کریں اور اُس کی عظمت کو بیان کریں۔[5]

حوالہ جات: [1] پیدائش 31:1 ، [2] پیدائش 1:26-27، [3] افسیوں 24:4، [4] کُلسِّیوں 10:3، [5] زبور 8

سوال 7 : پھر یہ بگڑی ہوئی انسانی فطرت کہاں سے آئی ہے ؟

جواب: یہ بگڑی ہوئی فطرت ہمارے پہلے والدین، آدم اور حوا کی باغ عدن میں خُدا کے خلاف گناہ میں گرنے اور نافرمانی کرنے سے آئی ہے۔[1] خُدا کے خلاف گناہ کرنے کے اس عمل نے ہماری انسانی فطرت کو اس قدر گناہ آلودہ کر دیا،[2] جس کے نتیجے میں ہم سب گناہ کی حالت میں حاملہ اور پیدا ہوئے ہیں۔[3]

حوالہ جات: [1] پیدائش 3، [2] رومیوں 12:5، 18-19، [3] زبور 5:51

سوال 8 : کیا ہم اس قدر بگڑ چکے ہیں کہ کوئی اچھا کام کرنے کے قابل ہی نہیں رہے ، اور کیا ہمارا رجحان ہر طرح کی بدی کی طرف ہی رہتا ہے ؟

جواب: جی ہاں[1] ، جب تک کہ ہم خُدا کے پاک روح کے ذریعے نئے سِرے سے پیدا نہ ہو جائیں۔[2]

حوالہ جات: [1] پیدائش 5:6؛ 21:8؛ ایوب 4:14؛ یسعیاہ 6:53 ؛ [2] یوحنا 3:3-5

خُداوند کا دن (اتوار) - 4

سوال 9 : لیکن کیا خُدا ہمارے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا، جب وہ اپنی شریعت میں ہم سے وہ عمل کرنے کا تقاضا کرتا ہے جو ہم کرنے کے قابل ہی نہیں ہیں؟

جواب: نہیں، خُدا نے انسانوں کو شریعت کی پیروی کرنے کی صلاحیت کے ساتھ بنایا تھا۔[1] مگر شیطان کے بہکاوے میں آکر،[2] اور اپنی مرضی سے نافرمانی کرتے ہوئے،[3] اُنہوں (آدم اور حوا) نے خود کو اور اپنی تمام نسلوں کو ان نعمتوں سے محروم کر لیا۔[4]

حوالہ جات: [1]پیدائش 31:1؛ افسیوں 24:4؛ [2]پیدائش 13:3؛ یوحنا 44:8؛ [3]پیدائش 6:3؛ [4]رومیوں 12:5، 18، 19

سوال 10 : کیا خُدا ایسی نافرمانی اور بغاوت کو بغیر کسی سزا کے چھوڑ دیتا ہے؟

جواب: بالکل نہیں۔ خُدا اُس گناہ پر سخت غضبناک ہے جس کے ساتھ ہم پیدا ہوئے ہیں، نیز اُس گناہ پر بھی جو ہم ذاتی طور پر کرتے ہیں۔ ایک عادل جج کی حیثیت سے، خُدا اُن کو اب اور ہمیشہ کے لیے سزا دے گا،[1] جیسا کہ خُدا نے فرمایا ہے کہ: "اُس پر لعنت ہو جو شریعت کی کتابِ میں لکھے ہوئے تمام احکامات پر عمل نہیں کرتا اور اُن کی پیروی نہیں کرتا۔"[2]

حوالہ جات: [1]خروج 7:34؛ زبور 5:4-6؛ نحمیاہ 2:1؛ رومیوں 18:1؛ افسیوں 6:5؛ عبرانیوں 27:9؛ [2]گلتیوں 10:3؛ استثنا 26:27

سوال 11 : لیکن کیا خُدا رحم کرنے والا نہیں ہے؟

جواب: بے شک خُدا رحم کرنے والا ہے،[1] لیکن وہ انصاف کرنے والا بھی ہے۔[2] خُدا کے انصاف کا یہ تقاضا ہے کہ وہ گناہ جو اُسکی عظمت کے خلاف کیا جائے، اُسکی سزا سب سے بڑی سزا–یعنی جسم اور روح کا ابدی عذاب–ہونی چاہیے۔[3]

حوالہ جات: [1]خروج 34:6-7؛ زبور 103:8-9؛ [2]خروج 34:7؛ استثنا 9:7-11؛ زبور 5:4-6؛ عبرانیوں 10:30-31؛ [3]متی 25:35-46

حصہ 2: نجات

حصہ 2.1: نجات کی بنیادی ڈاکٹرین

(اتوار) خُداوند کا دن - 5

سوال 12 : خُدا کے عدل و انصاف کے مطابق، ہم اس دنیا اور ابدیت دونوں میں سزا کے مستحق ہیں: تو پھر ہم اس سزا سے کیسے بچ سکتے ہیں اور خُدا کے فضل کی طرف کیسے واپس جا سکتے ہیں؟

جواب: خُدا کے انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ اُسکے عدل و انصاف کی مکمل تکمیل ہو۔[1] لہذا اُس کے عدل و انصاف کے تمام مطالبات کی مکمل قیمت کو ادا کرنا ضروری ہے، اب چاہے وہ ہم خود ادا کریں یا کوئی اور ہماری خاطر اُن کی ادائیگی کرے۔[2]

حوالہ جات: [1]خروج 7:23؛ رومیوں 2:1-11؛ [2]یسعیاہ 11:53؛ رومیوں 3:8-4

سوال 13 : کیا ہم خود یہ قیمت ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: بالکل نہیں۔ حقیقت میں، ہم ہر روز اپنے قرض میں اضافہ کرتے ہیں۔[1]

حوالہ جات: [1]متی 12:6؛ رومیوں 2:4-5

سوال 14 : کیا کسی بھی قسم کی –کوئی اور مخلوق– ہمارا یہ قرض ادا کر سکتی ہے؟

جواب: نہیں۔ سب سے پہلے، خُدا کسی اور مخلوق کو اُس گناہ کی سزا نہیں دے گا جس کا قصوروار انسان ہو۔[1] اس کے علاوہ، کوئی بھی مخلوق گناہ کے خلاف خُدا کے ابدی غضب کے بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتی اور نہ ہی دوسروں کو اس سے نجات دلوا سکتی ہے۔[2]

حوالہ جات: [1]حزقی ایل 4:18، 20؛ عبرانیوں 2:14-18؛ [2]زبور 49:7-9؛ 3:130

سوال 15: پھر ہمیں کس قسم کے درمیانی اور نجات دہندہ کی تلاش کرنی چاہیے؟

جواب: ایک ایسے انسان کی جو حقیقی طور پر کامل[1] اور راستباز[2] ہو، اور جو تمام مخلوقات سے زیادہ طاقتور بھی ہو، یعنی وہ جو کامل حقیقی خدا بھی ہو۔[3]

حوالہ جات: [1]رومیوں 1:3؛ 1-کرنتھیوں 15:21؛ عبرانیوں 2:17؛ [2]یسعیاہ 53:9؛ 2-کرنتھیوں 5:21؛ عبرانیوں 7:26؛ [3]یسعیاہ 7:14؛ 9:6؛ یرمیاہ 23:6؛ یوحنا 1:1

(اتوار) خُداوند کا دن - 6

سوال 16: درمیانی کا حقیقی طور پر کامل اور راستباز انسان ہونا کیوں ضروری ہے؟

جواب: کیونکہ خدا کے انصاف کا یہ تقاضہ ہے کہ انسان کی فطرت، جس نے گناہ کیا ہے، وہی گناہ کی قیمت ادا کرے؛[1] مگر ایک گناہ گار انسان دوسرے گنہگاروں کے گناہ کی قیمت ادا نہیں کر سکتا۔[2]

حوالہ جات: [1]رومیوں 5:12، 15؛ 1-کرنتھیوں 15:21؛ عبرانیوں 2:14-16، [2]عبرانیوں 7:26-27؛ 1-پطرس 3:18

سوال 17: درمیانی کا کامل حقیقی خُدا ہونا کیوں ضروری ہے؟

جواب: تاکہ درمیانی، اپنی الٰہی قدرت کے ذریعے، اپنی انسانی فطرت میں خدا کے غضب کا بوجھ برداشت کرے اور ہمارے لیے راستبازی اور زندگی کما کر ہمیں واپس بحال کرے۔[1]

حوالہ جات: [1]یسعیاہ 53؛ یوحنا 16:3؛ 2-کرنتھیوں 21:5

سوال 18: تو پھر یہ درمیانی-کون ہے، جو ایک ہی وقت میں حقیقی خدا اور حقیقی راستباز انسان بھی ہے؟

جواب: یہ درمیانی ہمارا خُداوند یسوع مسیح ہے،[1] جسے ہمارے لیے بھیجا گیا کہ ہمیں مکمل طور پر بحال کرے اور خدا کے سامنے راست باز ٹھہرائے۔[2]

حوالہ جات:[1]متی 1:21-23؛ لوقا 2:11؛ 1-تیمُتھیُس 2:5؛ [2] 1-کرنتھیوں 1:30

سوال 19: آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟

جواب: مجھے انجیل مقدس بتاتی ہے۔ خُدا نے انجیل مقدس کا انکشاف جنت میں ہی شروع کر دیا تھا؛[1] بعد میں خُدا نے مقدس بزرگوں[2] اور نبیوں[3] کے ذریعے اسی انجیل کی منادی کی اور شریعت کی قربانیوں اور دیگر مذہبی رسومات میں اس کی پیشن گوئی کی گئی؛[4] اور آخر کار خُدا نے اسے اپنے پیارے بیٹے یسوع مسیح کے ذریعے پورا کیا۔[5]

حوالہ جات: [1] پیدائش 3:15؛ [2]پیدائش 22:18؛ 49:10، [3]یسعیاہ 53؛ یرمیاہ 23:5-6؛ میکاہ 7:18-20؛ اعمال 10:43؛ عبرانیوں 1:1-2، [4] اخبار 1-7؛ یوحنا 5:46؛ عبرانیوں 10:1-10، [5] رومیوں 10:4؛ گلتیوں 4:4-5؛ کُلسِیوں 2:17

(اتوار) خُداوند کا دن - 7

سوال 20: تو کیا پھر تمام لوگ مسیح کے وسیلہ سے نجات پاتے ہیں، جیسے وہ آدم کے وسیلہ سے ہلاکت میں پڑے تھے؟

جواب: نہیں۔ صرف وہی لوگ نجات پاتے ہیں جو سچے ایمان کے ذریعے مسیح یسوع میں پیوند کئے گئے ہیں اور صرف وہی اُس کے تمام فوائد حاصل کرتے ہیں۔[1]

حوالہ جات: [1]متی 14:7؛ یوحنا 16:3، 18، 36؛ رومیوں 11:16-21

سوال 21 : سچا ایمان کیا ہے؟

جواب: سچا ایمان صرف ایک حقیقی علم نہیں ہے جس کے ذریعے میں اُس سب کو سچ مانتا ہوں جو خدا نے اپنے کلام مقدس میں ہم پر ظاہر کیا ہے؛[1] بلکہ یہ ایک مکمل اعتماد بھی ہے[2] جو روح القدس میرے اندر[3] یسوع مسیح کی انجیل (خوشخبری) کے ذریعے پیدا کرتا ہے،[4] کہ خدا نے نہ صرف دوسروں کو بلکہ مجھے بھی[5] گناہوں کی معافی، راست بازی، اور ابدی نجات مفت عطا کی ہے۔[6] یہ سب خالص فضل کی نعمتیں ہیں جو صرف مسیح یسوع کے اعمال کے سبب ہمیں عطا کی گئ ہیں۔[7]

حوالہ جات: [1]یوحنا 3:17، 17؛ عبرانیوں 11:1-3؛ یعقوب 19:2 ; [2]رومیوں 4:18-21؛ 1:5؛ 10:10؛ عبرانیوں 4:14-16; [3]متی 16:15-17؛ یوحنا 5:3؛ اعمال 14:16; [4]رومیوں 1:16؛ 10:17 ؛ 1-کرنتھیوں 1:21; [5]گلتیوں 2:20; [6]رومیوں 1:17؛ عبرانیوں 10:10 ; [7]رومیوں 3:21-26؛ گلتیوں 2:16 ؛ افسیوں 2:8-10

سوال 22 : پھر ایک مسیحی کا کن چیزوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے؟

جواب: اُن تمام باتیں پر جن کا وعدہ انجیل مقدس میں ہم سے کیا گیا ہے،[1] جن کا خلاصہ ہمارے عالمی اور غیر متنازعہ مسیحی ایمان کے مضامین میں سکھایا گیا ہے۔

حوالہ جات: [1]متی 28:18-20؛ یوحنا 20:30-31

سوال 23 : یہ مضامین کیا ہیں؟

جواب: میں ایمان رکھتا ہوں خُدا قَادِرِ مُطلَق باپ پر جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا.

اور اُسکے اکلوتے بیٹے ہمارے خُداوند یسوع مسیح پر جو رُوح القدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا. کنواری مریم سے پیدا ہوا. پنطُسؔ پِیلاطُسؔ کی حکومت میں دُکھ اُٹھایا، مصلوب ہوا، مر گیا اور دفن ہوا (عالم ارواح میں اُتر گیا). تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا. آسمان پر چڑھ گیا اور خُدا قَادِرِ مُطلَق باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہے جہاں سے وہ زندوں اور مُردوں کی عدالت کرنے کو آئے گا.

میں ایمان رکھتا ہوں رُوح القدس پر، پاک کیتھولک* کلیسیا پر، مقدسوں کی رفاقت، گناہوں کی معافی، جسم کے جی اُٹھنے اور ہمیشہ کی زندگی پر. آمین۔

کیتھولک* = عالمگیر کلیسیا

(اتوار) خُداوند کا دن - 8

سوال 24: یہ مضامین کس طرح تقسیم کیے گئے ہیں؟

جواب: تین حصوں میں:

1. خدا باپ اور ہماری تخلیق؛[1]

2. خدا بیٹا اور ہماری نجات؛[2]

3. اور خدا روح القدس اور ہماری تقدیس (پاکیزگی)۔[3]

حوالہ جات: [1]پیدائش 1:1؛ یسعیاہ 18:45 ; [2]یوحنا 16:3؛ رومیوں 8:5 ; [3] 1-کرنتھیوں 11:6؛ رومیوں 16:15

سوال 25 : چونکہ خدا ایک ہی ہے،[1] تو پھر آپ تین یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس کے بارے میں کیوں بات کرتے ہیں؟

جواب: کیونکہ خدا نے اپنے پاک کلام میں اپنے آپ کو اسی طرح ظاہر کیا ہے:[2] یہ تین جدا جدا اشخاص درحقیقت ایک ہی، سچا، اور ابدی خدا ہے۔

حوالہ جات: [1]اِستِثنا 4:6؛ 1-کرنتھیوں 4:8، 6؛ [2] متی 16:3-17؛ 18:28-19؛ لوقا 28:4 (یسعیاہ 1:61)؛ یوحنا 26:14؛ 26:15؛ 2-کرنتھیوں 14:13؛ گلتیوں 6:4؛ طِطُس 5:3-6

حصہ 2.2: خدا باپ

(اتوار) خُداوند کا دن - 9

سوال 26 : آپ کیا ایمان رکھتے ہیں جب آپ یہ اقرار کرتے ہیں کہ "میں ایمان رکھتا ہوں خُدا قَادِرِ مُطلَق باپ پر جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا"؟

جواب: یہ کہ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے ابدی باپ نے آسمان و زمین اور ان میں موجود سب چیزوں کو بغیر کسی چیز کے وجود اور مدد کے تخلیق کیا، [1] جو آج تک اپنی ابدی مشورت اور حکمت سے ان کو سنبھالتا اور ان پر حکمرانی کرتا ہے۔ [2] اور اپنے بیٹے یسوع مسیح کے وسیلہ سے وہ میرا باپ اور خُدا ہے، [3] جس پر میں بغیر کسی شک کے اتنا بھروسہ کرتا ہوں کہ وہ میری تمام جسمانی اور روحانی ضروریات کو پورا کرے گا، [4] اور اس غمگین دنیا میں جو بھی مصیبت (آزمائش) وہ مجھ پر بھیجے گا وہ میری بھلائی میں بدل دے گا۔ [5] خُدا یہ سب کچھ کرنے کی قدرت رکھتا ہے کیونکہ وہ قَادِرِ مُطلَق خُدا ہے [6] اور یہ سب کچھ کرنے کی خواہش رکھتا ہے کیونکہ وہ ایک وفادار باپ ہے۔ [7]

حوالہ جات: [1] پیدائش 1-2؛ خروج 11:20؛ زبور 6:33؛ یسعیاہ 24:44؛ اعمال 24:4؛ 15:14؛ [2] زبور 104؛ متی 30:6؛ 29:10؛ افسیوں 11:1؛ [3] یوحنا 1:12-13؛ رومیوں 8:15-16؛ گلتیوں 4:4-7؛ افسیوں 5:1؛ [4] زبور 22:55؛ متی 6:25-26؛ لوقا 22:12-31؛ [5] رومیوں 28:8؛ [6] پیدائش 14:18؛ رومیوں 8:31-39؛ [7] متی 9:7-11

(اتوار) خُداوند کا دن - 10

سوال 27 : آپ تدبیرِ خداوندی سے کیا مراد لیتے ہیں؟

جواب: یہ کہ خدا قادرِ مطلق ہے جو اپنی ہمہ وقت موجود طاقت[1] کے ذریعے آسمان، زمین اور تمام مخلوقات کو ایسے قائم رکھتا ہے جیسے اُس نے اُن کو اپنے ہاتھ میں سنبھالا ہو،[2] اور اُن پر اس طرح حکمرانی کرتا ہے کہ پتے اور گھاس، بارش اور خشک سالی، خوشحال اور مفلس سال، کھانا اور پینا، صحت اور بیماری، خوشحالی اور غربت[3]۔ درحقیقت، یہ سب کچھ ہمیں اتفاقاً نہیں[4] بلکہ اُس کے والدانہ ہاتھ سے ملتا ہے۔[5]

حوالہ جات: [1]یرمیاہ 23:23-24؛ اعمال 17:24-28؛ [2]عبرانیوں 1:3؛ [3]یرمیاہ 5:24؛ اعمال 14:15-17؛ یوحنا 9:3؛ امثال 22:2، [4]امثال 16:33، [5]متی 10:29

سوال 28: خدا کی تخلیق اور تدبیر کا علم ہماری کیسے مدد کرتا ہے؟

جواب: ایسے کہ جب حالات ہمارے خلاف ہوں تو ہم صبر کر سکتے ہیں،[1] اور خوشحالی کے وقت اُسکی شکرگزاری۔[2] مستقبل کے بارے میں ہم اپنے وفادار خدا اور باپ پر اس قدر کامل اعتماد رکھ سکتے ہیں کہ تخلیق کی کوئی بھی چیز ہمیں اُسکی محبت سے جدا نہیں کر سکتی۔[3] کیونکہ تمام مخلوقات اس قدر مکمل طور پر خدا کے ہاتھ میں ہیں کہ اُسکی مرضی کے بغیر نہ تو وہ حرکت کر سکتی ہیں اور نہ ہی اُن کو حرکت دی جا سکتی ہے۔[4]

حوالہ جات: [1]ایوب 1:21-22؛ یعقوب 1:3؛ [2]استثنا 8:10؛ 1 - تھِسّلُنیکیوں 5:18؛ [3]زبور 55:22؛ رومیوں 5:3-5؛ 8:38-39؛ [4]ایوب 1:12؛ 2:6؛ امثال 21:1؛ اعمال 17:24-28

حصہ 2.3: خُدا کا مجسم بیٹا

(اتوار) خُداوند کا دن - 11

سوال 29 : خُدا کے بیٹے کو "یسوع" جس کا مطلب ہے "نجات دہندہ" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: کیونکہ وہ ہمیں ہمارے گناہوں سے بچاتا ہے،[1] اور اُسکے سوا نجات نہ تو کسی اور کے وسیلہ سے مل سکتی ہے اور نہ ہی کہیں اور تلاش کی جا سکتی ہے۔[2]

حوالہ جات: [1]متی 21:1؛ عبرانیوں 25:7؛ [2]یسعیاہ 11:43؛ یوحنا 5:15؛ اعمال 4:11-12؛ 1 - تیمُتھیُس 5:2

سوال 30 : کیا جو لوگ اپنی نجات مقدسین یں، یا ا پنے آپ یں، یا کہیں اور تلاش کرتے ہیں، حقیقت یں صرف ایک ہی نجات دہندہ یعنی "یسوع" پر ایمان رکھتے ہیں؟

جواب: نہیں۔ اگرچہ وہ اپنے آپ کو فخر سے یسوع مسیح کا ماننے والا کہتے ہیں، لیکن اپنے عمل سے وہ یسوع مسیح کے واحد نجات دہندہ ہونے سے انکار کرتے ہیں۔[1] یا تو یسوع مسیح کامل نجات دہندہ نہیں، یا وہ لوگ جو یسوع مسیح پر سچا ایمان رکھتے ہیں، اُس یں وہ سب کچھ پاتے ہیں جو اُن کی نجات کے لیے ضروری ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 1:12-13؛ گلتیوں 4:5؛[2]کُلسّیوں 1:19-20؛ 10:2؛ 1-یوحنا 7:1

خُداوند کا دن - 12 (اتوار)

سوال 31 : یسوع کو "مسیح" جس کا مطلب "مسح کیا ہوا" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: کیونکہ خُدا باپ نے اُسے منتخب کیا اور اُسے روح القدس سے مسح کیا[1] تاکہ وہ ہمارے لیے اعلیٰ نبی اور اُستاد بنے[2] جو ہم پر خدا کی مرضی اور اُس کی نجات کو مکمل طور پر ظاہر کرے؛[3] وہ ہمارا واحد سردار کاہن ہے[4] جس نے اپنے جسم کی ایک ہی بار کی قربانی سے ہمیں نجات دلائی[5] اور جو مسلسل ہمارے حق میں خُدا کے سامنے ہماری سفارش کرتا رہتا ہے؛[6] وہ ہمارا ابدی بادشاہ ہے[7] جو ہم پر اپنے کلام اور روح سے حکمرانی کرتا ہے، اور جو ہمیں اُس آزادی میں محفوظ رکھتا ہے جو اُس نے ہمارے لیے حاصل کی ہے۔[8]

حوالہ جات: [1]لوقا 3:21-22؛ 4:14- 19 (یسعیاہ 61:1)؛ عبرانیوں 1:9 (زبور 45:7)؛ [2]اعمال 3:22 (استثنا 18:15)؛[3]یوحنا 1:18؛ 15:15؛ [4]عبرانیوں 7:17 (زبور110:4)؛ [5]عبرانیوں 9:12؛ 10:11-14؛ [6]رومیوں 8:34؛ عبرانیوں 9:24؛ [7]متی 21:5 (زکریا 9:9)؛ [8]متی 28:18-20؛ یوحنا 10:28؛ مکاشفہ 12:10-11

سوال 32 : آپ کو مسیحی کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: کیونکہ ایمان کے ذریعے میں مسیح کا رکن ہوں،[1] اور اسطرح میں اُسکے مسح میں شریک ہوں۔[2] مجھے یہ مسح اس لئے کیا گیا ہے کہ میں اُسکے نام کا اقرار کروں،[3] اور اپنے آپ کو اُسکے سامنے زندہ شکرگزاری کی قربانی کے طور پر پیش کروں،[4] اور اس زندگی میں گناہ اور شیطان کے خلاف آزادنہ ضمیر کے ساتھ جدوجہد کروں،[5] اور اسکے بعد ہمیشہ کی زندگی میں مسیح کے ساتھ تمام تخلیق پر حکومت کروں۔[6]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 12:12-27، [2]اعمال 2:17 (یُوایل 2:28)؛ 1-یوحنا 2:27، [3]متی 10:32؛ رومیوں 10:9-10؛ عبرانیوں 13:15، [4]رومیوں 12:1؛ 1-پطرس 2:5، 9، [5]گلتیوں 5:16-17؛ افسیوں 6:11؛ 1- تیمُتھِیُس 1:18-19، [6]متی 25:34؛ 2- تیمُتھِیُس 2:12

(اتوار) خُداوند کا دن - 13

سوال 33 : مسیح کو خُدا کا " اکلوتا مجسم بیٹا" کیوں کہا جاتا ہے، جبکہ ہم بھی خُدا کے بچے ہیں ؟

جواب: کیونکہ مسیح اکیلا ہی خُدا کا ابدی اور فطرتی بیٹا ہے۔[1] تاہم، ہم سب خُدا کے لے پالک (گود لیے ہوئے) بچے ہیں ۔جو مسیح کے ذریعے فضل سے گود لیے گئے ہیں۔[2]

حوالہ جات: [1] یوحنا 1:1-3، 14، 18؛ عبرانیوں 1؛ [2] یوحنا 12:1؛ رومیوں 8:14-17؛ افسیوں 1:5-6

سوال 34 : آپ مسیح کو "ہمارا خُداوند" کیوں کہتے ہیں ؟

جواب: کیونکہ–سونا یا چاندی سے نہیں، بلکہ اپنی قیمتی خون سے–[1] اُس نے ہمیں گناہ اور شیطان کے ظلم و ستم اور حکومت سے آزاد کیا ہے،[2] اور ہمیں، جسم اور روح سمیت، خرید کر اپنا بنا لیا ہے۔[3]

حوالہ جات: [1] 1-پطرس 1:18-19، [2] کُلسّیوں 1:13-14؛ عبرانیوں 2:14-15، [3] 1-کرنتھیوں 6:20؛ 1-تیمُتھِیُس 2:5-6

(اتوار) خُداوند کا دن - 14

سوال 35 : اس کا کیا مطلب ہے کہ یسوع مسیح " روح القدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا اور کنواری مریم سے پیدا ہوا"؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع خدا کا ابدی بیٹاہے، جو حقیقت میں اور ہمیشہ کے لیے سچا اور ابدی خدا ہے،[1] اُس

نے روح القدس کی قدرت سے،[2] کنواری مریم کے جسم اور خون سے ایک مکمل انسانی فطرت اختیار کی،[3] تاکہ وہ داؤد کا حقیقی وارث ٹھہرے،[4] اور ہر لحاظ سے اپنے بہن بھائیوں کی طرح ہو[5] — سوائے گناہ کے۔[6]

حوالہ جات: [1] یوحنا 1:1؛ 10:30-36؛ اعمال 13:33 (زبور 2:7)؛ کُلسّیوں 1:15-17؛ 1-یوحنا 5:20؛ [2] لوقا 1:35؛ [3] متی 1:18-23؛ یوحنا 1:14؛ گلتیوں 4:4؛ عبرانیوں 2:14؛ [4] 2-سموئیل 7:12-16؛ زبور132:11؛ متی 1:1؛ رومیوں 1:3؛ [5] فلپیوں 2:7؛ عبرانیوں 2:17؛ [6] عبرانیوں 4:15؛ 7:26-27

سوال 36 : مسیح یسوع کا پاکیزگی کی حالت میں کنواری مریم کے رحم میں پڑنا اور پیدائش، آپ کے لیے کیسے فائدہ مند ہے؟

جواب: یسوع مسیح ہمارا درمیانی ہے[1] اور خُدا کی نگاہ میں، وہ اپنی بے گناہی اور کامل پاکیزگی کے ذریعے میرے تمام گناہوں کو ڈھانپتا ہے جن میں میں پیدا ہوا تھا۔[2]

حوالہ جات: [1] 1-تیمُتھِیُس 2:5-6؛ عبرانیوں 9:13-15؛ [2] رومیوں 8:3-4؛ 2-کرنتھیوں 5:21؛ گلتیوں 4:4-5؛ 1-پطرس 1:18-19

---

15 - خُداوند کا دن (اتوار)

سوال 37 : آپ ان الفاظ سے کہ مسیح نے "دُکھ اٹھایا" کیا مراد لیتے ہیں؟

جواب: یہ کہ زمین پر اپنی پوری زندگی کے دوران، خاص طور پر آخر میں (صلیب پر)، مسیح نے جسم اور روح دونوں میں خُدا کے غضب کو برداشت کیا جو پوری انسانیت کے گناہ کے خلاف تھا۔[1] یہ اُس نے اسلیے کیا تاکہ، اپنے دُکھوں کے وسیلہ سے، وہ واحد کفارے کی قربانی دیتے ہوئے،[2] ہمیں جسم اور روح دونوں میں ابدی سزا سے نجات دلوائے[3] اور ہمارے

لیے خُدا کے فضل، راستبازی اور ابدی زندگی کو حاصل کرے۔[4]

حوالہ جات: [1] یسعیاہ 53؛ 1-پطرس 24:2؛ 18:3؛ [2] رومیوں 25:3؛ عبرانیوں 14:10؛ 1-یوحنا 2:2؛ 10:4؛ [3] رومیوں 1:8-4؛ گلتیوں 13:3؛ [4] یوحنا 16:3؛ رومیوں 24:3-26

سوال 38: مسیح نے کیوں پنطُسؔ پِیلاطُسؔ جیسے دنیاوی جج کی حکومت میں دُکھ اُٹھایا؟

جواب: تاکہ وہ اپنی بے گناہی میں ایک دنیوی جج کے ذریعے مجرم ٹھہرایا جائے،[1] اور اسطرح ہمیں خُدا کی اُس غضبناک عدالت سے آزاد کرے جو ہم پر پڑنی تھی۔[2]

حوالہ جات: [1] لوقا 13:23-24؛ یوحنا 4:19، 12-16؛ [2] یسعیاہ 4:53-5؛ 2-کرنتھیوں 21:5؛ گلتیوں 13:3

سوال 39: کیا یہ ضروری تھا کہ مسیح کی موت کسی اور طریقے کی بجائے صرف صلیب پر ہی واقع ہوتی؟

جواب: جی ہاں۔ اس سے میں اس بات پر قائل ہوتا ہوں کہ یسوع مسیح نے وہ لعنت اُٹھائی جو مجھ پر پڑی ہوئی تھی، کیونکہ صلیب پر موت کو خُدا نے لعنتی قرار دیا تھا۔[1]

حوالہ جات: [1] گلتیوں 10:3-13 (استثنا 23:21)

---

16 - خُداوند کا دن (اتوار)

سوال 40: مسیح یسوع کو موت کا دُکھ کیوں برداشت کرنا پڑا؟

جواب: کیونکہ خُدا کے انصاف اور سچائی کا یہی تقاضا تھا،[1] اور کوئی اور چیز ہمارے گناہوں کی قیمت ادا نہیں کر سکتی تھی سوائے خُدا کے بیٹے کی موت کے۔[2]

حوالہ جات: [1]پیدائش 17:2، [2]رومیوں 8:3-4؛ فلپیوں 8:2؛ عبرانیوں 9:2

سوال 41: مسیح کو "دفن" کیوں کیا گیا؟

جواب: مسیح کی تدفین اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ وہ واقعی مر گیا تھا۔[1]

حوالہ جات: [1]یسعیاہ 9:53؛ یوحنا 38:19-42؛ اعمال 29:13؛ 1-کرنتھیوں 3:15-4

سوال 42: چونکہ مسیح نے ہمارے لئے جان دی تو ہمیں ابھی بھی کیوں مرنا پڑتا ہے؟

جواب: ہماری موت ہمارے گناہوں کا قرض ادا نہیں کرتی۔[1] بلکہ یہ ہمارے گناہ کرنے کے سلسلہ کو ختم کرتی ہے اور یہ ہماری ابدی زندگی میں داخل ہونے کا راستہ ہے۔[2]

حوالہ جات: [1]زبور 7:49، [2]یوحنا 24:5؛ فلپیوں 21:1-23؛ 1- تھسلنیکیوں 9:5-10

سوال 43: مسیح کی قربانی اور صلیب پر موت سے ہمیں مزید کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

جواب: مسیح کی قدرت سے ہماری پرانی شخصیت مصلوب ہوئی، موت کے گھاٹ اُتاری گئی، اور اُسکے ساتھ دفن کر دی گئی،[1] تاکہ جسم کی بُری خواہشات مزید ہم پر حکمرانی نہ کر پائیں،[2] بلکہ ہم اپنے آپ کو اُسکے حضور شکر گزاری کی قربانی کے طور پر پیش کر سکے۔[3]

حوالہ جات: [1]رومیوں 5:6-11؛ کُلسِّیوں 11:2-12؛ [2]رومیوں 12:6-14؛ [3]رومیوں 1:12؛ افسیوں 1:5-2

سوال 44 : رسولوں کے عقیدہ میں یہ کیوں شامل کیا گیا ہے کہ " مسیح عالم ارواح میں اُتر گیا" ؟

جواب: اس لیے کہ مجھے گہری دہشت اور آزمائشوں کے وقت یقین دلایا جائے کہ میرے خُداوند یسوع مسیح نے بے بیان تکلیف، درد اور روحانی دہشت کو صلیب پر اور اس سے پہلے بھی برداشت کیا، اور مجھے جہنم کی تکلیف اور عذاب سے نجات دلائی۔[1]

حوالہ جات: [1] یسعیاہ 53؛ متی 26:36-46؛ 27:45-46؛ لوقا 22:44؛ عبرانیوں 5:7-10

(اتوار) خُداوند کا دن - 17

سوال 45 : مسیح یسوع کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا (قیامت) ہمارے لئے کیسے فائدہ مند ہے؟

جواب: سب سے پہلے یہ کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے یعنی اپنی قیامت کے ذریعے، یسوع مسیح نے موت پر فتح حاصل کی، تاکہ وہ اپنی راست بازی میں ہمیں شامل کرے جو اُس نے ہمارے لئے اپنی صلیبی موت کے ذریعے حاصل کی۔[1]

دوسرا یہ کہ اپنی قادر مطلق قدرت کے ذریعے، اُس نے ہمیں بھی پہلے سے ہی نئی زندگی کے لیے مُردوں میں سے زندہ کیا ہے۔[2]

تیسرا یہ کہ مسیح کی قیامت ہمارے لیے ایک یقینی وعدہ ہے کہ ہماری بھی بابرکت قیامت ہوگی۔[3]

حوالہ جات: [1] رومیوں 4:25؛ 1-کرنتھیوں 15:16-20؛ 1-پطرس 1:3-5؛ [2] رومیوں 6:5-11؛ افسیوں 2:4-6؛ کُلسّیوں 3:1-4؛ [3] رومیوں 8:11؛ 1-کرنتھیوں 15:12-23؛ فلپیوں 3:20-21

---

18 - خُداوند کا دن (اتوار)

سوال 46: آپ کا یہ کہنے سے کیا مطلب ہے کہ " مسیح آسمان پر چڑھ گیا"؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح، اپنے شاگردوں کی موجودگی میں، زمین سے آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا۔[1] اور وہ وہاں ہمارے لیے موجود ہے،[2] جب تک کہ وہ دوبارہ زندوں اور مُردوں کا انصاف کرنے کے لیے نہ آئے۔[3]

حوالہ جات: [1] لوقا 24:50-51؛ اعمال 1:9-11؛ [2] رومیوں 8:34؛ افسیوں 4:8-10؛ عبرانیوں 7:23-25؛ 9:24؛ [3] اعمال 1:11

سوال 47: تو کیا مسیح دنیا کے آخر تک ہمارے ساتھ نہیں ہے جیسا کہ اُس نے وعدہ کیا تھا؟[1]

جواب: مسیح سچا انسان اور سچا خُدا ہے۔ اپنی انسانی فطرت میں مسیح اس وقت زمین پر موجود نہیں ہے؛[2] لیکن اپنی اُلُوہیت، جلال، فضل، اور روح میں وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے اور کبھی بھی ہم سے جدا نہیں ہوتا۔[3]

حوالہ جات: [1] متی 28:20؛ [2] اعمال 1:9-11؛ 3:19-21؛ [3] متی 28:18-20؛ یوحنا 14:16-19

سوال 48: اگر مسیح کی انسانیت جہاں اُسکی اُلُوہیت ہے وہاں موجود نہیں، تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ مسیح کی دونوں فطرتیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئیں؟

جواب: بالکل نہیں۔ کیونکہ اُلُوہیت غیر محدود ہے اور ہر جگہ موجود ہے،[1] اس لیے یہ بات واضح ہے کہ مسیح کی اُلُوہیت اُس انسانیت کی حدود سے بالاتر ہے جو اُس نے اختیار کی، لیکن اُسی وقت اُس کی اُلُوہیت اُس کی انسانیت میں موجود بھی ہے اور ذاتی طور پر اُسکے ساتھ متحد ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] یرمیاہ 23:23-24؛ اعمال 7:48-49 (یسعیاہ 66:1)؛ [2] یوحنا 1:14؛ 3:13؛ کُلسِّیوں 2:9

سوال 49: مسیح کا آسمان پر اُٹھایا جانا ہمارے لئے کیسے فائدہ مند ہے؟

جواب: سب سے پہلے یہ کہ مسیح آسمان پر اپنے باپ کے سامنے ہماری شفاعت کرتا ہے۔[1]

دوسرا یہ کہ آسمان میں ہمارا اپنا جسم بھی موجود ہے جو اُسکے عہد کے وعدے کی ضمانت ہے کہ مسیح جو ہمارا سر ہے، ہمیں یعنی اپنے جسم کے اراکین کو بھی اپنے ساتھ اُٹھا کر لے جائے گا۔[2]

تیسرا یہ کہ وہ اپنے روح القدس کو اپنے عہد کے وعدے کی ضمانت کے طور پر زمین پر ہمارے پاس بھیجتا ہے،[3] تاکہ روح القدس کی قدرت کے وسیلہ سے ہم دنیا کی چیزوں کی بجائے آسمان کی چیزوں کی تلاش میں رہے، جہاں مسیح خُدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے۔[4]

حوالہ جات: [1] رومیوں 8:34؛ 1-یوحنا 2:1؛ [2] یوحنا 14:2؛ 17:24؛ افسیوں 2:4-6؛ [3] یوحنا 14:16؛ 2-کرنتھیوں 1:21-22؛ 5:5؛ [4] کُلسِّیوں 3:1-4

---

19 - خُداوند کا دن (اتوار)

سوال 50: مزید ان الفاظ کا کیا مطلب ہے کہ "وہ یعنی مسیح خُدا باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہے"؟

جواب: کیونکہ مسیح آسمان پر اُٹھایا گیا تاکہ وہاں یہ ظاہر کریں کہ وہ اپنی کلیسیا کا سر ہے،[1] یعنی وہ وہی ہے جسکے ذریعے خُدا باپ تمام چیزوں پر حکمرانی کرتا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] افسیوں 1:20-23؛ کُلسِّیوں 1:18؛ [2] متی 28:18؛ یوحنا 5:22-23

سوال 51: مسیح ہمارا سر یعنی سردار اور بادشاہ کی جلالی شان ہمارے لئے کیسے فائدہ مند ہے؟

جواب: سب سے پہلے یہ کہ وہ اپنے روح القدس کے ذریعے آسمان سے اپنے اراکین یعنی کلیسیا پر انعامات نازل کرتا ہے۔[1] دوسرا یہ کہ وہ اپنی قدرت سے ہمارا دفاع کرتا ہے اور ہمیں تمام دشمنوں سے محفوظ رکھتا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] اعمال 33:2؛ افسیوں 4:7-12؛ [2] زبور 110:1-2؛ یوحنا 10:27-30؛ مکاشفہ 19:11-16

سوال 52: مسیح کا "زندوں اور مُردوں کا انصاف کرنے" کے لیے واپس آنا آپ کو کس طرح تسلی دیتا ہے؟

جواب: میں ہر پریشانی اور ظلم و ستم میں، سر اُٹھائے ہوئے، پورے یقین کے ساتھ اُس قاضی یعنی یسوع مسیح کا انتظار کرتا ہوں جس نے پہلے ہی میری جگہ پر اپنی جان دے کر خُدا کے انصاف کے تقاضا کو پورا کرتے ہوئے ساری لعنت کو مجھ سے دور کر دیا ہے۔[1] مسیح اپنے اور میرے دشمنوں کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈالے گا، لیکن مجھے اور اپنے تمام چنے ہوئے لوگوں کو اپنے ساتھ آسمان کی خوشی اور جلال میں لے جائے گا۔[2]

حوالہ جات: [1] لوقا 21:28؛ رومیوں 8:22-25؛ فلپیوں 3:20-21؛ طِطس 2:13-14؛ [2] متی 25:31-46؛ 2 - تھِسَلُنیکیوں 1:6-10

حصہ 2.4: خُدا روح القدس

(اتوار) خُداوند کا دن - 20

سوال 53: آپ "روح القدس" کے بارے میں کیا ایمان رکھتے ہیں؟

جواب: سب سے پہلے یہ کہ روح القدس، خُدا باپ اور خُدا بیٹے کے ساتھ، ابدی خُدا ہے۔[1]

دوسرا یہ کہ روح القدس مجھے بھی عطا کیا گیا ہے[2] تاکہ سچے ایمان کے ذریعے وہ مجھے مسیح اور اُسکے تمام فوائد میں شریک کرتے ہوئے،[3] تسلی دے،[4] اور ہمیشہ میرے ساتھ رہے۔[5]

حوالہ جات: [1] پیدائش 1:1-2؛ متی 19:28؛ اعمال 3:5-4؛[2] 1-کرنتھیوں 19:6؛ 2-کرنتھیوں 21:1-22؛ گلتیوں 6:4،[3] گلتیوں 14:3؛ [4] یوحنا 26:15؛ اعمال 31:9؛ [5] یوحنا 16:14-17؛ 1-پطرس 14:4

---

21 - خُداوند کا دن (اتوار)

سوال 54: آپ "پاک کیتھولک (عالمگیر) کلیسیا" کے بارے میں کیا ایمان رکھتے ہیں؟

جواب: میں ایمان رکھتا ہوں کہ خدا کے بیٹے نے اپنے روح اور کلام کے ذریعے،[1] ساری انسانی نسل میں سے،[2] دنیا کے آغاز سے لے کر اس کے اختتام تک،[3] اپنے لیے لوگوں کی ایک جماعت جمع کی، اُن کی حفاظت کی اور اُنہیں ہمیشہ کی زندگی کے لیے چن لیا،[4] جو سچے ایمان میں متحد ہے۔[5] اور میں اس جماعت کا ایک زندہ رکن ہوں[6] اور ہمیشہ رہوں گا۔[7]

حوالہ جات: [1] یوحنا 14:10-16؛ اعمال 28:20؛ رومیوں 14:10-17؛ کُلسِّیوں 18:1؛ [2] پیدائش 3:26-4؛ مکاشفہ 9:5؛ [3] یسعیاہ 21:59؛ 1-کرنتھیوں 26:11؛ [4] متی 18:16؛ یوحنا 28:10-30؛ رومیوں 28:8-30؛ افسیوں 3:1-14؛ [5] اعمال 42:2-47؛ افسیوں 1:4-6؛ [6] 1-یوحنا 14:3، 19-21؛ [7] یوحنا 27:10-28؛ 1-کرنتھیوں 4:1-9؛ 1-پطرس 3:1-5

سوال 55: آپ "مقدسوں کی شراکت" سے کیا مراد سمجھتے ہیں؟

جواب: سب سے پہلے، یہ کہ تمام مسیحی ایماندار، اس جماعت یعنی مقدسوں کی شراکت کے رکن ہونے کی حیثیت سے، مسیح میں اُسکی میراث اور تمام نعمتوں میں شریک ہیں۔[1]

دوسرا یہ کہ ہر رکن کو یہ فرض سمجھنا چاہیے کہ وہ ان نعمتوں کو دوسروں کی خدمت اور اُنکے فائدے کے لیے خوشی سے اور فوری (بلاتاخیر) استعمال کرے ۔[2]

حوالہ جات: [1] رومیوں 32:8؛ 1-کرنتھیوں 17:6؛ 12:4-7، 12-13؛ 1-یوحنا 3:1؛ [2] رومیوں 12:4-8؛ 1-کرنتھیوں 12:20-27؛ 13:1-7؛ فلپیوں 2:4-8

سوال 56: آپ "گناہوں کی معافی" کے بارے میں کیا ایمان رکھتے ہیں؟

جواب: میں ایمان رکھتا ہوں کہ خُدا، مسیح کے کفارے کے وسیلہ سے میرے کسی بھی گناہ[1] یا میری گنہگار فطرت کو یاد نہ کرے گا جس کے خلاف مجھے پوری زندگی لڑنا ہے۔[2] بلکہ، خُدا اپنے فضل سے مجھے مسیح کی راستبازی عطا کرتا ہے تاکہ مجھ پر کبھی بھی سزا کا حکم نہ ہو۔[3]

حوالہ جات: [1] زبور 103:3-4، 10، 12؛ میکاہ 7:18-19؛ 2-کرنتھیوں 5:18-21؛ 1-یوحنا 1:7؛ 2:2؛ [2] رومیوں 7:21-25؛ [3] یوحنا 3:17-18؛ رومیوں 8:1-2

(اتوار) خُداوند کا دن - 22

سوال 57: بائبل مقدس میں موجود "جسم کے جی اٹھنے کے عقیدے" سے آپ کو کس طرح تسلی ملتی ہے؟

جواب: اس طرح سے کے نہ صرف میری روح اس زندگی کے فوراً بعد مسیح کے پاس، جو اس کا سر (مالک) ہے لے جائی جائے گی،[1] بلکہ میرا یہ گناہ آلودہ جسم بھی مسیح کی قدرت سے زندہ کیا جائے گا، اور میری روح کے ساتھ دوبارہ ملایا جائے گا، اور مسیح کے جلالی جسم کی مانند بنا دیا جائے گا۔[2]

حوالہ جات: [1] لوقا 23:43؛ فلپیوں 1:21-23، [2] 1-کرنتھیوں 15:20، 42-46، 54؛ فلپیوں 3:21؛ 1-یوحنا 3:2

سوال 58: رسولوں کے عقیدے میں موجود "ہمیشہ کی زندگی" کا مضمون آپ کو کس طرح تسلی دیتا ہے؟

جواب: اس طرح سے کے جیسے میں ابھی اپنے دل میں ابدی زندگی کی خوشی کا آغاز محسوس کرتا ہوں،[1] ویسے ہی اس زندگی کے بعد مجھے ایسی کامل ابدی زندگی کی خوشی حاصل ہوگی، جو نہ تو کبھی کسی آنکھ نے دیکھی، نہ ہی کبھی کسی کان نے سنی، اور نہ ہی کسی انسان کے دل نے کبھی اُسکا تصور کیا: یعنی ایک ایسی ابدی زندگی جس میں ہمیشہ کے لیے خدا کی حمد و ستائش کی جائے گی۔[2]

حوالہ جات: [1] رومیوں 17:14؛ [2] یوحنا 3:17؛ 1-کرنتھیوں 9:2

(اتوار) خُداوند کا دن - 23

سوال 59: ان سب باتوں پر ایمان رکھنے سے آپ کو کیا فائدہ پہنچتا ہے؟

جواب: یہ کہ میں مسیح میں، خُدا کے سامنے راستباز ہوں اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوں۔[1]

حوالہ جات: [1] یوحنا 36:3؛ رومیوں 17:1 (حبقوق 4:2)؛ رومیوں 1:5-2

سوال 60: آپ خُدا کے سامنے کیسے راستباز ٹھہرتے ہیں؟

جواب: میں صرف یسوع مسیح پر سچے ایمان کے ذریعے ہی راستباز ٹھہرتا ہوں۔[1]

حالانکہ میرا ضمیر مجھ پر یہ الزام لگاتا ہے کہ میں نے خُدا کے تمام احکام کی سنگین خلاف ورزی کرتے ہوئے اُسکے خلاف گناہ کیا ہے، اور کبھی بھی اُن میں سے کسی ایک حکم کو بھی پورا نہیں کیا،[2] اور اب بھی ہر برائی کی طرف مائل رہتا ہوں،[3] پھر بھی، میری کسی خوبی کی بنا پر نہیں،[4] بلکہ صرف خُدا کے بے پناہ فضل کے ذریعے ہی،[5] خُدا مجھے یسوع مسیح کا کامل کفارہ، راستبازی اور پاکیزگی ایسے عطا کرتا ہے،[6] جیسے میں نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو اور نہ ہی کبھی گناہ گار رہا ہوں، اور جیسے میں نے

مسیح کی طرح مکمل فرمانبرداری کی ہو۔[7] مجھے صرف اس تحفے کو راست-رو دل کے ساتھ ایمان لاتے ہوئے قبول کرنا ہے۔[8]

حوالہ جات: [1]رومیوں 3:21-28؛ گلتیوں 2:16؛ افسیوں 2:8-9؛ فلپیوں 3:8-11؛ [2]رومیوں 3:9-10؛ [3]رومیوں 7:23؛ [4]ططس 3:4-5؛ [5]رومیوں 3:24؛ افسیوں 2:8؛ [6]رومیوں 4:3-5 (پیدائش 15:6)؛ 2-کرنتھیوں 5:17-19؛ 1-یوحنا 2:1-2؛ [7]رومیوں 4:24-25؛ 2-کرنتھیوں 5:21؛ [8]یوحنا 3:18؛ اعمال 16:30-31

سوال 61 : آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ آپ صرف ایمان کے ذریعے ہی راستباز ٹھہرتے ہیں؟

جواب: یہ اسلئے نہیں کہ میں اپنے ایمان کی قدامت سے خُدا کو خوش کرتا ہوں۔ بلکہ اسلئے کہ صرف مسیح کا کامل کفارہ، راستبازی اور پاکیزگی ہی مجھے خُدا کے سامنے راستباز ٹھہراتی ہے،[1] اور میں اس راستبازی کو صرف ایمان کے ذریعے ہی قبول کرتے ہوئے اپنا بنا سکتا ہوں۔[2]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 1:30-31؛ [2]رومیوں 10:10؛ 1-یوحنا 5:10-12

(اتوار) خُداوند کا دن - 24

سوال 62 : ہمارے نیک اعمال خدا کے حضور ہماری راستبازی کیوں نہیں ٹھہر سکتے، یا کم از کم یہ ہماری راستبازی کا کچھ حصہ کیوں نہیں ہو سکتے؟

جواب: کیونکہ وہ راستبازی جو خُدا کے انصاف کے تقاضے کو پورا کر سکے، مکمل طور پر کامل اور ہر طرح سے الٰہی شریعت کے مطابق ہونی چاہیے۔[1] لیکن اس زندگی میں ہمارے سب سے اچھے اعمال بھی نامکمل اور گناہ آلودہ ہیں۔[2]

حوالہ جات: [1] رومیوں 3:20؛ گلتیوں 3:10 (استثنا 27:26)؛ [2]یسعیاہ 64:6

سوال 63 : آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے نیک اعمال ہمیں کچھ فائدہ نہیں پہنچاتے، جبکہ خدا خود یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ ان کا اجر اس زندگی اور آنے والی زندگی میں دے گا ؟[1]

جواب: یہ اجر کمایا نہیں جاتا، بلکہ یہ خُدا کے فضل کا تحفہ ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] متی 12:5؛ عبرانیوں 6:11؛ [2] لوقا 10:17؛ 2- تیمتھیس 7:4-8

سوال 64 : لیکن کیا یہ تعلیم لوگوں کو بے پرواہ اور بدکار نہیں بنا دیتی؟

جواب: نہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ وہ جو سچے ایمان کے ذریعے مسیح میں پیوست (شامل) کیے گئے ہیں، شکرگزاری کے پھل پیدا نہ کریں۔[1]

حوالہ جات: [1] لوقا 43:6-45؛ یوحنا 5:15

حصہ 2.5: مقدس سکرمنٹس (رسومات)

(اتوار) خُداوند کا دن - 25

سوال 65 : چونکہ ہم صرف ایمان کے ذریعے ہی مسیح میں اور اُسکے تمام فوائد میں شامل ہوتے ہیں: تو دراصل یہ ایمان کہاں سے آتا ہے؟

جواب: روح القدس ہمارے دلوں میں مقدس انجیل کی منادی کے ذریعے اسے پیدا کرتا ہے[1] اور مقدس سکرمنٹس کے ذریعے اسکی تصدیق کرتا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] یوحنا 5:3؛ 1-کرنتھیوں 10:2-14؛ افسیوں 8:2؛ رومیوں 17:10؛ 1-پطرس 23:1-25؛ [2] متی 19:28-20؛ 1-کرنتھیوں 16:10

سوال 66 : مقدس سکرمنٹس (رسومات) کیا ہیں؟

جواب: سکرمنٹس خُدا کی طرف سے مقرر کردہ پاک نشانات اور مہریں ہیں۔ انہیں خُدا نے خود مقرر کیا ہے تاکہ ہم ان کے استعمال سے خوشخبری (انجیل) کے وعدے کو زیادہ واضح طور پر سمجھ سکیں اور وہ اس وعدے پر مہر ثبت کرے۔[1]

خُدا کی انجیل کا وعدہ یہ ہے کہ وہ اپنے فضل کے وسیلہ سے، مسیح یسوع کی صلیبی قربانی کے ذریعے ہمیں گناہوں کی معافی اور ابدی زندگی بخشتا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] پیدائش 11:17؛ استثنا 6:30؛ رومیوں 11:4؛ [2] متی 27:26-28؛ اعمال 38:2؛ عبرانیوں 10:10

سوال 67 : کیا کلام اور سکرمنٹس دونوں کا مقصد ہمارے ایمان کو ہماری نجات کے واحد ذریعہ یسوع مسیح کی صلیبی قربانی پر مرکوز کرنا ہے ؟

جواب: جی ہاں ! انجیل مقدس میں روح القدس ہمیں یہی سکھاتا ہے اور سکرمنٹس کے ذریعے اسکی تصدیق کرتا ہے کہ ہماری نجات مکمل طور پر صرف یسوع مسیح کی صلیبی قربانی پر ہی منحصر ہے۔[1]

حوالہ جات: [1] رومیوں 3:6؛ 1-کرنتھیوں 26:11؛ گلتیوں 27:3

سوال 68 : نئے عہدنامہ میں خُداوند یسوع مسیح نے کتنے سکرامنٹس مقرر کیے ہیں ؟

جواب: صرف دو، پاک بپتسمہ اور پاک عشاء۔[1]

حوالہ جات: [1] متی 19:28-20؛ 1-کرنتھیوں 23:11-26

حصہ 2.5.1: پاک بپتسمہ

(اتوار) خُداوند کا دن - 26

سوال 69 : پاک بپتسمہ آپکو کس طرح یہ یاد دلاتا اور پختہ یقین کرواتا ہے کہ مسیح کی واحد صلیبی قربانی آپکو ذاتی طور پر فائدہ پہنچاتی ہے؟

جواب: اسطرح سے کہ مسیح نے اس ظاہری دھونے کو مقرر کیا [1] اور اسکے ساتھ یہ وعدہ کیا کہ جیسے پانی جسم کی گندگی کو دھو دیتا ہے، اسی طرح اُسکا خون اور اُسکا روح میری روح کی ناپاکی کو دھو دیتے ہیں، یعنی میرے تمام گناہوں کو۔ [2]

حوالہ جات: [1] اعمال 38:2؛ [2] متی 11:3؛ رومیوں 3:6-10؛ 1-پطرس 21:3

سوال 70 : مسیح کے خون اور روح سے دھوئے جانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: مسیح کے خون سے دھوئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے اپنے فضل کے وسیلہ سے، مسیح یسوع کی صلیبی قربانی کے ذریعے ہمارے گناہ معاف کر دیے ہیں کیونکہ مسیح کا خون صلیب پر ہمارے لیے بہایا گیا۔ [1]

مسیح کے روح سے دھوئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ روح القدس نے ہمیں نیا بنایا اور ہمیں مسیح کا رکن بننے کے لیے پاک کیا، تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ گناہ کے لیے مُردہ ہوں اور پاک اور بے عیب زندگی گزاریں۔ [2]

حوالہ جات: [1] زکریا 1:13؛ افسیوں 7:1-8؛ عبرانیوں 24:12؛ 1-پطرس 2:1؛ مکاشفہ 5:1؛ [2] حزقی ایل 25:36-27؛ یوحنا 5:3-8؛ رومیوں 4:6؛ 1-کرنتھیوں 11:6؛ کُلسِّیوں 11:2-12

سوال 71 : مسیح نے کہاں یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم اُسکے خون اور روح سے اسطرح دھوئے جاتے ہیں جیسے ہم بپتسمہ کے پانی سے دھوئے گیے ہیں؟

جواب: بپتسمہ کے سکرمنٹ کو مقرر کرتے وقت، جہاں وہ کہتا ہے کہ "پس تُم جا کر سب قَوموں کو شاگِرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور رُوحُ القُدس کے نام سے بپتِسمہ دو۔ "[1]

"جو اِیمان لائے اور بپتِسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو اِیمان نہ لائے وہ مُجرِم ٹھہرایا جائے گا۔ "[2]

یہ وعدہ اُس وقت دہرایا جاتا ہے جب پاک کلام میں بپتسمہ کو " نئی پیدائش کا پانی"[3] اور گناہوں کو دھونے کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔[4]

حوالہ جات: [1] متی 19:28، [2] مرقس 16:16، [3] طِطُس 5:3، [4] اعمال 16:22

(اتوار) خُداوند کا دن - 27

سوال 72 : کیا پانی بپتسمہ میں ہماری ظاہری دھلائی کے ساتھ ساتھ گناہوں کو بھی مٹا دیتا ہے؟

جواب: نہیں، صرف یسوع مسیح کا خون اور روح القدس ہی ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔[1]

حوالہ جات: [1] متی 11:3؛ 1-پطرس 21:3؛ 1-یوحنا 7:1

سوال 73 : پھر روح القدس بپتسمہ کو نئی پیدائش کا پانی اور گناہوں کو دھو ڈالنے والا کیوں بیان کرتا ہے ؟

جواب: خُدا کے پاس ان الفاظ کے لیے اچھا جواز ہے۔ سب سے پہلے، خُدا ہمیں یہ سکھانا چاہتا ہے کہ یسوع مسیح کا خون اور روح ہمارے گناہوں کو ایسے ہی دور کرتا ہے جیسے پانی جسم سے گندگی کو دور کرتا ہے۔[1]

لیکن اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ اس اَلٰہی وعدے اور نشان کے ذریعے خُدا ہمیں یہ یقین دلاتا ہے کہ ہم روحانی طور پر اپنے گناہوں سے ایسے ہی صاف کیے گئے ہیں جیسے پانی سے ہمارا جسم ظاہری طور پر صاف کیا جاتا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 11:6؛ مکاشفہ 5:1؛ 14:7، [2] اعمال 38:2؛ رومیوں 3:6-4؛ گلتیوں 27:3

سوال 74: کیا (مسیحوں کے) بچوں کا بپتسمہ ہونا چاہیے؟

جواب: جی ہاں۔ بچے بھی بالغوں کی طرح خُدا کے عہد اور اُسکے عہد کے لوگوں میں شامل ہیں،[1] کیونکہ اُن سے بھی مسیح یسوع کے خون اور روح القدس جو ایمان پیدا کرتا ہے، کے وسیلہ سے گناہوں سے نجات کا وعدہ کیا گیا ہے،[2] اسلئے مسیحوں کے بچے بھی بپتسمہ جو خُداوند کے عہد کا نشان ہے اُسکے ذریعے مسیحی کلیسیا میں شامل کیے جانے چاہیے اور اُنہیں غیر مسیحوں کے بچوں سے الگ کیا جانا چاہیے۔[3] جیسے پرانے عہدنامے میں ختنہ کے ذریعے کیا گیا تھا،[4] جسے نئے عہدنامے میں بپتسمہ سے بدل دیا گیا۔[5]

حوالہ جات: [1] پیدائش 7:17؛ متی 14:19؛ [2] یسعیاہ 1:44-3؛ اعمال 38:2-39؛ 31:16؛ [3] اعمال 47:10؛ 1-کرنتھیوں 14:7؛ [4] پیدائش 9:17-14; [5] کُلسِّیوں 11:2-13

حصہ 2.5.2: عشائے ربانی

(اتوار) خُداوند کا دن - 28

سوال 75 : عشائے ربانی آپ کو کس طرح یہ یاد کرواتی اور یقین دلواتی ہے کہ آپ مسیح کی واحد قربانی جو صلیب پر دی گئی اُس میں شریک ہیں اور اُسکے تمام فوائد میں حصہ دار ہیں؟

جواب: اس طرح سے کہ مسیح نے مجھے اور تمام ایمانداروں کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم اُسکی یادگاری میں اس توڑی ہوئی روٹی میں سے کھائیں اور اس پیالے میں سے پئیں ۔ اس حکم کے ساتھ یہ وعدے بھی ہیں:[1]

پہلا، جیسے میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں کہ خداوند کی روٹی میرے لئے توڑی گئی اور اُسکا پیالہ میرے ساتھ بانٹا گیا، بالکل ویسے ہی اُسکا جسم صلیب پر چڑھایا گیا اور اُسے میری خاطر توڑا گیا، اور اُسکا خون میری خاطر صلیب پر بہایا گیا۔

دوسرا، جیسے میں خداوند کے خادم کے ہاتھ سے جو عشائے ربانی بانٹتا ہے، اس روٹی اور پیالے کو اپنے منہ سے چکھتا ہوں، جو مجھے مسیح کے جسم اور خون کے نشان کے طور پر دیا جاتا ہے، بالکل ویسے ہی وہ اپنے مصلوب جسم اور بہائے گئے خون سے میری جان کو ابدی زندگی کے لئے خوراک اور تازگی بخشتا ہے۔

حوالہ جات: [1] متی 26:26-28؛ مرقس 22:14-24؛ لوقا 19:22-20؛ 1-کرنتھیوں 23:11-25

سوال 76 : مسیح کے مصلوب جسم کو کھانا اور اس کے بہائے ہوئے خون کو پینے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ راست-رو دل کے ساتھ مسیح کے سارے دُکھوں اور موت کو قبول کرنا، جسکے ذریعے ہم گناہوں کی معافی اور ابدی زندگی حاصل کرتے ہیں۔[1] لیکن اس کے معنی بہت گہرے ہیں:

ہم روح القدس کے ذریعے، جو مسیح اور ایماندار دونوں میں موجود ہے، مسیح کے پاک جسم میں زیادہ سے زیادہ پیوست ہوتے جاتے ہیں۔[2] اسی طرح، اگرچہ وہ آسمان پر ہے[3] اور ہم زمین پر ہیں، ہم اُسکے گوشت میں سے گوشت اور اُسکی ہڈیوں میں سے ہڈی ہیں۔[4] اور ہم ہمیشہ کے لیے ایک ہی روح میں زندہ رہتے اور اسی ایک روح کے تحت حکمرانی پاتے ہیں، بالکل ایسے ہی جیسے ہمارے جسم کے اعضاء ایک ہی جان کے تحت کام کرتے ہیں۔[5]

حوالہ جات: [1] یوحنا 35:6، 40، 50-54، [2] یوحنا 55:6-56؛ 1-کرنتھیوں 13:12، [3] اعمال 9:1-11؛ 1-کرنتھیوں 26:11؛ کُلسّیوں 1:3، [4] 1-کرنتھیوں 15:6-17؛ افسیوں 29:5-30؛ 1-یوحنا 13:4، [5] یوحنا 56:6-58؛ 1:15-6؛ افسیوں 15:4-16؛ 1-یوحنا 24:3

سوال 77 : مسیح نے یہ کہاں وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے جسم اور خون سے ایمانداروں کو ایسے ہی پرورش اور تازگی بخشتا ہے جیسے کہ وہ حقیقی طور پر توڑی ہوئی روٹی کھاتے اور پیالے میں سے پیتے ہوں ؟

جواب: یہ وعدہ مسیح خداوند نے عشائے ربانی کے سکرمنٹ کو مقرر کرتے ہوئے کیا: " خُداوند یِسُوعؔ نے جِس رات وہ پکڑوایا گیا روٹی لی۔ اور شُکر کر کے توڑی اور کہا یہ میرا بدن ہے جو تُمہارے لِئے ہے۔ میری یادگاری کے واسطے یِہی کِیا کرو۔ اِسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ بھی لیا اور کہا یہ پیالہ میرے خُون میں نیا عہد ہے۔ جب کبھی پِیو میری یادگاری کے لِئے یِہی کِیا کرو۔ کیونکہ جب کبھی تُم یہ روٹی کھاتے اور اِس پیالے میں سے پِیتے ہو تو خُداوند کی مَوت کا اِظہار کرتے ہو۔ جب تک وہ نہ آئے۔ "[1]

یہ وعدہ پولوس رسول نے ان الفاظ میں دوبارہ دہراتے ہوئے کہا کہ: "وہ برکت کا پیالہ جِس پر ہم برکت چاہتے ہیں کیا مسِیح کے خُون کی شِراکت نہیں؟ وہ روٹی جِسے ہم توڑتے ہیں کیا مسِیح کے بدن کی شِراکت نہیں؟ چُونکہ روٹی ایک ہی ہے اِس لِئے ہم جو بُہت سے ہیں ایک بدن ہیں کیونکہ ہم سب اُسی ایک روٹی میں شرِیک ہوتے ہیں۔ "[2]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 23:11-26، [2] 1-کرنتھیوں 16:10-17

(اتوار) خُداوند کا دن - 29

سوال 78 : کیا عشائے ربانی میں روٹی اور انگوروں کا شِیرہ مسیح کے حقیقی جسم اور خون میں تبدیل ہو جاتے ہیں؟

جواب: نہیں۔ جیسے بپتسمہ کا پانی مسیح کے خون میں تبدیل نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ خود گناہوں کو دھوتا ہے بلکہ یہ صرف ان چیزوں کا ایک الٰہی نشان اور یقین دہانی ہے،[1] ویسے ہی خُداوند کی عشائے ربانی کی پاک روٹی بھی مسیح کے جسم میں تبدیل نہیں ہوتی،[2] اگرچہ اسے سکرامنٹ کی نوعیت اور زبان کے مطابق مسیح کا جسم کہا جاتا ہے۔[3]

حوالہ جات: [1] افسیوں 26:5؛ طِطُس 5:3، [2] متی 26:26-29، [3] 1-کرنتھیوں 16:10-17؛ 26:11-28، پیدائش 10:17-11؛ خروج 11:12، 13؛ 1-کرنتھیوں 1:10-4

سوال 79 : مسیح عشائے ربانی کی روٹی کو اپنا جسم اور پیالے کو اپنا خون یا خون میں نیا عہد کیوں کہتا ہے، اور پولس رسول مسیح کے جسم اور خون میں شرکت کرنا جیسے الفاظ کا ستعمال کیوں کرتا ہے؟

جواب: مسیح کے پاس ان الفاظ کے لیے اچھا جواز ہے۔ وہ ہمیں یہ سکھانا چاہتا ہے کہ جیسے روٹی اور انگوروں کا شِیرہ عارضی یعنی جسمانی زندگی کو طاقت دیتے ہیں، ویسے ہی اُسکا صلیب پر مصلوب کیا گیا جسم اور بہایا گیا خون ہماری روحوں کے لیے ابدی زندگی کا حقیقی کھانا اور پینا ہیں۔[1]

لیکن اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وہ ہمیں اس ظاہری نشان اور عہد کے ذریعے یہ یقین دہانی کروانا چاہتا ہے کہ، جیسے ہم اپنے منہ سے ان مقدس نشانات کو اُسکی یادگاری میں لیتے ہیں،[2] ویسے ہی روح القدس کے کام کے ذریعے اُسکے حقیقی جسم اور خون میں شریک ہوتے ہیں، اور یہ بھی کہ اُسکے تمام دُکھ اور فرمانبرداری ایسے ہی ہماری ہے جیسے ہم نے خود ذاتی طور پر گناہوں کے لیے دُکھ اٹھائے ہو اور اُنکا کفارہ ادا کیا ہو۔[3]

حوالہ جات: [1] یوحنا 51:6، 55، [2] 1-کرنتھیوں 16:10-17؛ 26:11، [3] رومیوں 5:6-11

(اتوار) خُداوند کا دن - 30

سوال 80 : مسیح خُداوند کی مقرر کردہ عشائے ربانی میں اور رومن کیتھولک کی مقرر کردہ ماس میں کیا فرق ہے؟

جواب: مسیح خُداوند کی عشائے ربانی ہمیں یہ تصدیق کرواتی ہے کہ ہمارے تمام گناہ یِسُوعؔ مسیح کی واحد یعنی ایک ہی بار کی قربانی کے ذریعے مکمل طور پر معاف کر دیے گئے ہیں، یہ قربانی مسیح نے ہمارے لیے صرف ایک ہی بار ہمیشہ کے گناہوں کے لیے صلیب پر دی۔[1] یہ ہمیں یہ بھی تصدیق کرواتی ہے کہ روح القدس ہمیں مسیح میں پیوند کرتا ہے،[2] جو اپنے حقیقی جسم کے ساتھ اب آسمان پر خُدا باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہے،[3] جہاں وہ چاہتا ہے کہ ہم اُسکی عبادت کریں۔[4]

[لیکن رومن کیتھولک کی مقرر کردہ ماس یہ سکھاتی ہے کہ زندوں اور مُردوں کے گناہ مسیح کی (صرف ایک ہی بار کی) صلیبی قربانی کے ذریعے معاف نہیں ہوتے جب تک کہ کاہن (فادر) ہر روز ماس میں مسیح کو اُنکے گناہوں کی قربانی کے لیے پیش نہ کرے ۔ یہ یہ بھی سکھاتی ہے کہ مسیح رومن کیتھولک ماس کی روٹی اور شِیرے میں اپنی جسمانی حالت میں موجود ہوتا ہے، جہاں مسیح کی عبادت کی جانی چاہیے۔

لہٰذا، رومن کیتھولک ماس بنیادی طور پر یِسُوعؔ مسیح کی واحد یعنی ایک ہی بار کی قربانی اور دُکھوں کا انکار ہے جو ایک قابلِ مذمت بت پرستی ہے۔]

حوالہ جات: [1] یوحنا 30:19؛ عبرانیوں 27:7؛ 12:9، 25-26؛ 10:10-18؛ [2] 1-کرنتھیوں 17:6؛ 16:10-17؛ [3] اعمال 55:7-56؛ عبرانیوں 3:1؛ 1:8؛ [4] متی 20:6-21؛ یوحنا 21:4-24؛ فلپیوں 20:3؛ کُلسّیوں 1:3-3

سوال 81 : کن لوگوں کو خداوند کی میز (عشائے ربانی) میں شامل ہونا چاہیے ؟

جواب: وہ لوگ جو اپنے گناہوں کے سبب سے خود سے ناخوش ہوں، لیکن اسکے باوجود وہ اس بات پر یقین رکھتے ہوں کہ اُنکے گناہ معاف کردیے گئے ہیں اور اُنکی باقی تمام کمزوریاں مسیح کے دُکھوں اور موت کے سبب سے ڈھانپی گئی ہیں، اور جو اپنے ایمان کو مزید مضبوط کرنے اور بہتر زندگی گزارنے کی آرزو رکھتے ہوں۔

تاہم، منافق اور توبہ نہ کرنے والے، اس کھانے پینے کے سبب سے خود پر سزا لاتے ہیں۔[1]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 10:19-22؛ 11:26-32

سوال 82 : کیا ایسے لوگوں کو بھی خدا کی میز (عشائے ربانی) میں شامل کیا جانا چاہیے جو اپنے دعووں اور زندگی کے نظم و ضبط سے یہ ظاہر کرتے ہوں کہ وہ بے دین اور بے ایمان ہیں؟

جواب: نہیں، ایسا کرنے سے خدا کے عہد کی بے حرمتی ہوگی اور پوری مسیحی جماعت پر خدا کا غضب نازل ہوگا۔[1] اسلیے، مسیح اور اُسکے رسولوں کی تعلیمات کے مطابق، مسیحی کلیسیا پر فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو، خدا کی بادشاہی کی چابیوں کا باقاعدہ استعمال کرتے ہوئے، اس میز میں شامل نہ کریں جب تک کہ وہ اپنی زندگی کی اصلاح نہ کر لیں ۔

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 11:17-32؛ زبور 50:14-16؛ یسعیاہ 1:11-17

حصہ 2.6: خدا کی بادشاہی

(اتوار) خُداوند کا دن - 31

سوال 83 : خدا کی بادشاہی کی چابیاں کیا ہیں؟

جواب: انجیل مقدس کی تبلیغ اور توبہ کی طرف مسیحی نظم و ضبط ۔ یہ دونوں مسیحی ایمانداروں کے لیے آسمان کی بادشاہی کو کھولتی ہیں جبکہ بے دین اور بے ایمانوں کے لیے اسے بند کرتی ہیں۔[1]

حوالہ جات: [1] متی 19:16؛ یوحنا 20:22-23

سوال 84 : انجیل مقدس کی منادی کس طرح آسمان کی بادشاہی کو کھولتی اور بند کرتی ہے؟

جواب: مسیح کے حکم کے مطابق : آسمان کی بادشاہی اُس وقت کھلتی ہے جب انجیل کی منادی اور اسکا اعلان تمام ایمانداروں یعنی ہر ایک ایماندار کو کیا جائے کہ جب بھی وہ سچے ایمان کے ساتھ انجیل کے وعدے کو قبول کرتے ہیں، تو خدا مسیح کی راست بازی اور کفارے کے سبب سے اُنکے تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

آسمان کی بادشاہی اُس وقت بند ہو جاتی ہے جب انجیل کی منادی اور اسکا اعلان بے ایمانوں اور منافقوں کو کیا جائے کہ جب تک وہ توبہ نہیں کرتے، خدا کا غضب اور ابدی عذاب اُن پر رہتا ہے۔
خداوند کی عدالت، اس زندگی اور آنے والی زندگی میں، اسی انجیل کی گواہی پر بنی ہے۔[1]

حوالہ جات: [1] متی 19:16؛ یوحنا 3:31-36؛ 20:21-23

سوال 85 : مسیحی نظم و ضبط (چال چلن) کے ذریعہ آسمان کی بادشاہی کس طرح بند ہوتی اور کھولتی ہے؟

جواب: مسیح کے حکم کے مطابق: وہ لوگ جو، اگرچہ مسیحی کہلاتے ہوں، مگر اپنی تعلیم یا چال چلن سے غیر مسیحی زندگی گزارتے ہوں، اور جو کئی بار کی برادرانہ محبت بھری نصیحتوں کے باوجود اپنے گناہوں اور برے چال چلن کو ترک کرنے سے انکار کرتے ہوں ، اور جو کلیسیا کے خادمین کے پاس شکایت ہونے کے باوجود بھی، کلیسیا کی نصیحتوں کا جواب نہ دیتے ہوں – ایسے افراد کو کلیسیا مسیح کے سکرمنٹس (بپتسمہ اور پاک عشاء) میں نہ شامل کرتے ہوئے مسیحی جماعت سے خارج کر دیتی ہے اور خدا بھی اُنہیں مسیح کی بادشاہی سے خارج کر دیتا ہے۔[1]

ایسے افراد جب سچی اصلاح کا وعدہ کرے اور اسے اپنے چال چلن سے ثابت کرے، تو اُنہیں دوبارہ مسیح اور اُسکی کلیسیا کے ارکان کے طور پر قبول کیا جاتا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] متی 18:15-20؛ 1-کرنتھیوں 5:3-5، 11-13؛ 2- تھسلنیکیوں 3:14-15، [2] لوقا 15:20-24؛ 2-کرنتھیوں 2:6-11

حصہ 3: شکرگزاری

32 - خُداوند کا دن (اتوار)

سوال 86 : چونکہ ہمیں اپنے اچھے کاموں کے وسیلہ سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے یِسُوعؔ مسیح کے ذریعے گناہوں سے نجات ملی ہے، تو پھر ہمیں اچھے کام کیوں کرنے چاہییے؟

جواب: کیونکہ مسیح، جس نے اپنے خون کے ذریعے ہمیں چھڑایا ہے، اپنے روح کے وسیلہ سے ہمیں اپنی صورت میں بحال بھی کر رہا ہے، تاکہ ہم اپنی پوری زندگی سے یہ ظاہر کر سکیں کہ ہم خدا کی نعمتوں کے لیے اُسکے شکرگزار ہیں،[1] تاکہ ہمارے ذریعے اُسے جلال پہنچے،[2] اور ہم ایمان کے پھلوں یعنی اچھے کاموں سے اپنے ایمان کا یقین کرسکیں،[3] اور تاکہ ہمارے مسیحی چال چلن سے ہمارے پڑوسی مسیح کی طرف مائل ہوسکے۔[4]

حوالہ جات: [1] رومیوں 13:6. 6؛ 12:1-2؛ 1-پطرس 2:5-10؛ [2] متی 5:16؛ 1-کرنتھیوں 6:19-20؛ [3] متی 7:17-18؛ گلتیوں 5:22-24؛ 2-پطرس 1:10-11؛ [4] متی 5:14-16؛ رومیوں 14:17-19؛ 1-پطرس 2:12؛ 3:1-2

سوال 87 : کیا وہ لوگ بھی بچ سکتے ہیں جو اپنی ناشکری اور توبہ نہ کرنے والی راہوں پر چلتے ہوئے خدا کی طرف رجوع نہیں کرتے؟

جواب: ہرگز نہیں۔ کتاب مقدس ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ نہ تو کوئی بدکار شخص، اور نہ ہی کوئی بت پرست، زانی، چور، لالچی، شرابی، بہتان لگانے والا، ڈاکو، یا اس قسم کے لوگ خدا کی بادشاہی کے وارث ہو گے۔[1]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 6:9-10؛ گلتیوں 5:19-21؛ افسیوں 5:1-20؛ 1-یوحنا 3:14

33 - خُداوند کا دن (اتوار)

سوال 88: حقیقی توبہ یا تبدیلی میں کیا چیزیں شامل ہیں؟

جواب: دو چیزیں: پرانے انسان کا مرنا اور نئے انسان کا جی اُٹھنا۔ [1]

حوالہ جات: [1] رومیوں 6:1-11؛ 2-کرنتھیوں 5:17؛ افسیوں 4:22-24؛ کُلسّیوں 3:5-10

سوال 89: پرانے انسان کے مرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ گناہ پر حقیقی طور پر شرمندہ ہونا اور اسے نفرت کے ساتھ ترک کرتے ہوئے اس سے دور بھاگنا۔ [1]

حوالہ جات: [1] زبور 51:3-4، 17؛ یوایل 2:12-13؛ رومیوں 8:12-13؛ 2-کرنتھیوں 7:10

سوال 90: نئے انسان کے جی اُٹھنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ مسیح کے ذریعے خدا میں پورے دل سے خوش ہونا [1] اور خدا کی مرضی کے مطابق ہر قسم کے اچھے عمل کے ذریعے اُسکی رضا میں محبت اور خوشی سے جینا۔ [2]

حوالہ جات: [1] زبور 51:8، 12؛ یسعیاہ 57:15؛ رومیوں 5:1؛ 14:17؛ [2] رومیوں 6:10-11؛ گلتیوں 2:20

سوال 91: اچھے اعمال کیا ہیں؟

جواب: صرف وہ اعمال جو سچے ایمان سے کیے جائیں، [1] خدا کی شریعت کے مطابق ہوں [2] اور خدا کے جلال کے لیے کیے جائیں۔ [3] اور جو ہماری اپنی رائے یا انسانی روایات پر مبنی نہ ہوں۔ [4]

حوالہ جات: [1] یوحنا 15:5؛ عبرانیوں 11:6؛ [2] احبار 18:4؛ 1-سموئیل 15:22؛ افسیوں 2:10؛ [3] 1-کرنتھیوں 10:31؛ [4] استثنا 12:32؛ یسعیاہ 29:13؛ حزقی ایل 20:18-19؛ متی 15:7-9

حصہ3.2: دس احکام

(اتوار) خُداوند کا دن - 34

سوال 92: خداوند کی شریعت کیا ہے؟

جواب: خُداوند کا زندہ کلام جو یہ فرماتا ہے کہ:

پہلا حکم: خُداوند تیرا خُدا جو تُجھے مُلکِ مِصرؔ سے اور غُلامی کے گھر سے نِکال لایا مَیں ہُوں۔ میرے حضُور تُو غَیر معبُودوں کو نہ ماننا۔

دوسرا حکم: تُو اپنے لِئے کوئی تراشی ہُوئی مُورت نہ بنانا۔ نہ کِسی چِیز کی صُورت بنانا جو اُوپر آسمان میں یا نِیچے زمِین پر یا زمِین کے نِیچے پانی میں ہے۔ تُو اُن کے آگے سِجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی عِبادت کرنا کیونکہ مَیں خُداوند تیرا خُدا غیُور خُدا ہُوں اور جو مُجھ سے عداوت رکھتے ہیں اُن کی اَولاد کو تِیسری اور چَوتھی پُشت تک باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہُوں۔ اور ہزاروں پر جو مُجھ سے مُحبّت رکھتے اور میرے حُکموں کو مانتے ہیں رحم کرتا ہُوں۔

تیسرا حکم: تُو خُداوند اپنے خُدا کا نام بے فائدہ نہ لینا کیونکہ جو اُس کا نام بے فائدہ لیتا ہے خُداوند اُسے بے گُناہ نہ ٹھہرائے گا۔

چوتھا حکم: یاد کر کے تُو سبت کا دِن پاک ماننا۔ چھ دِن تک تُو محنت کر کے اپنا سارا کام کاج کرنا۔ لیکن ساتواں دِن خُداوند تیرے خُدا کا سبت ہے اُس میں نہ تو کوئی کام کرے نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غُلام نہ تیری لَونڈی نہ تیرا چَوپایہ نہ کوئی مُسافِر جو تیرے ہاں تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو۔ کیونکہ خُداوند نے چھ دِن میں آسمان اور زمِین اور سمُندر اور جو کُچھ اُن میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دِن آرام کِیا۔ اِس لِئے خُداوند نے سبت کے دِن کو برکت دی اور اُسے مُقدّس ٹھہرایا۔

پانچواں حکم: تُو اپنے باپ اور اپنی ماں کی عِزّت کرنا تاکہ تیری عمر اُس مُلک میں جو خُداوند تیرا خُدا تُجھے دیتا ہے دراز ہو۔

چھٹا حکم: تُو خُون نہ کرنا۔

ساتواں حکم: تُو زِنا نہ کرنا۔

آٹھواں حکم: تُو چوری نہ کرنا۔

نواں حکم: تُو اپنے پڑوسی کے خِلاف جُھوٹی گواہی نہ دینا۔

دسواں حکم: تُو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ تُو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اُس کے غُلام اور اُس کی لَونڈی اور اُس کے بَیل اور اُس کے گدھے کا اور نہ اپنے پڑوسی کی کِسی اَور چِیز کا لالچ کرنا۔[1]

حوالہ جات: [1] خروج 20:1-17 ؛ استثنا 6:5-21

سوال 93 : یہ احکام کس طرح تقسیم کیے گئے ہیں؟

جواب: یہ احکام دو تختیوں پر لکھے گئے ہیں۔ پہلی تختی میں چار احکام ہیں، جو ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہمیں خدا کے ساتھ کس طرح زندگی گزارنی چاہیے۔ دوسری تختی میں چھ احکام ہیں، جو ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ ہم اپنے ہمسائے کا کیا حق رکھتے ہیں۔[1]

حوالہ جات: [1] متی 22:37-39

سوال 94 : پہلے حکم میں خدا ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب: یہ کہ ، میں اپنی نجات کو خطرے میں ڈالنے سے بچنے کے لیے، تمام بت پرستی،[1] جادوگری اور، توہماتی رسومات[2] کرنے سے پرہیز کروں، اور مقدسین یا دیگر مخلوقات سے دعا نہ مانگوں۔[3]

یہ بھی کہ میں صرف ایک ہی سچے خدا کو صحیح طور پر جانوں،[4] اور صرف اُسی پر بھروسہ کروں،[5] اور ہر اچھے کام[6] کے لیے عاجزی[7] اور صبر[8] کے ساتھ خدا کی طرف دیکھوں، اور اپنے پورے دل سے خدا سے محبت کروں،[9] اُس سے ڈروں[10] اور اُس کی عزت کروں۔[11]

مختصراً یہ کہ، میں کچھ بھی قربان کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہوں، تاکہ کسی بھی معاملے میں خدا کی مرضی کے خلاف نہ جاؤں۔[12]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 9:6-10؛ 10:5-14؛ 1-یوحنا 21:5؛ [2] احبار 31:19؛ استثنا 18:9-12؛ [3] متی 10:4؛ مکاشفہ 10:19؛ 9-8:22؛ [4] یوحنا 3:17؛ [5] یرمیاہ 5:17، 7؛ [6] زبور 27:104-28؛ یعقوب 17:1؛ [7] 1-پطرس 5:5-6؛ [8] کُلسّیوں 11:1؛ عبرانیوں 36:10؛ [9] متی 37:22 (استثنا 5:6)؛ [10] امثال 10:9؛ 1-پطرس 17:1؛ [11] متی 10:4 (استثنا 13:6)؛ [12] متی 29:5-30؛ 39-37:10

سوال 95: بُت پرستی کیا ہے؟

جواب: بت پرستی وہ ہے جب انسان کسی ایسی چیز پر بھروسہ کرے یا کوئی ایسی چیز ایجاد کرے جس پر وہ واحد سچے خدا جس نے اپنی ذات کو کلام مقدس میں ظاہر کیا ہے، اُس کی بجائے یا اُس کے ساتھ کسی اور چیز پر بھروسہ کرے تو یہ بت پرستی ہے ۔[1]

حوالہ جات: [1] 1-تواریخ 26:16؛ گلتیوں 8:4-9؛ افسیوں 5:5؛ فلپیوں 19:3

(اتوار) خُداوند کا دن - 35

سوال 96 : دوسرے حکم میں خدا ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب: یہ کہ ہم کسی بھی صورت میں خدا کی کوئی تصویر یا مورت نہ بنائیں[1] اور نہ ہی ہم کسی اور طریقے سے اُس کی عبادت کریں سوائے اُس طریقے کے جس کا خدا نے اپنے کلام میں حکم دیا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1]استثنا 4:15-19؛ یسعیاہ 18:40-25؛ اعمال 29:17؛ رومیوں 1:22-23; [2]احبار 10:1-7؛ 1-سموئیل 22:15-23؛ یوحنا 4:23-24

سوال 97 : کیا پھر ہم کسی بھی تصویر یا مورت کو بالکل نہیں بنا سکتے ؟

جواب: خدا کو کسی بھی طریقے کی تصویر، صورت یا مورت میں ظاہر نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کیا جانا چاہیے۔ حالانکہ مخلوقات کی تصاویر بنائی جا سکتی ہیں، لیکن خدا اس بات سے منع کرتا ہے کہ ایسی تصاویر بنائی جائیں یا رکھی جائیں اگر ان کا مقصد ان کی عبادت کرنا یا ان کے ذریعے خدا کی خدمت کرنا ہو۔[1]

حوالہ جات: [1] خروج 34:13-14، 17؛ 2-سلاطین 18:4-5

سوال 98 : کیا یہ ممکن نہیں کہ گرجا گھروں میں ان -پڑھ لوگوں کے لیے کتابوں کی جگہ تصاویر یا مورتیں رکھی جائیں؟

جواب: نہیں، ہمیں خدا سے زیادہ عقلمند ہونے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ خدا چاہتا ہے کہ مسیحی جماعت اس کے کلام کی زندہ منادی کے ذریعے تعلیم حاصل کرے،[1] نہ کہ اُن بتوں کے ذریعے جو بول بھی نہیں سکتے۔[2]

حوالہ جات: [1] رومیوں 10:14-15، 17؛ 2-تیمُتھِیُس 3:16-17؛ 2-پطرس 1:19؛[2] یرمیاہ 10:8؛ حبقوق 2:18-20

خُداوند کا دن - 36 (اتوار)

سوال 99 : تیسرے حکم کا کیا مقصد ہے؟

جواب: یہ کہ ہم خدا کے نام کی توہین نہ کریں اور نہ ہی اُسکے نام کا غلط استعمال کریں، جیسے کہ بدُعا دینا،[1] جھوٹی قسم کھانا[2] یا غیر ضروری حلف اُٹھانا،[3] اور نہ ہی ایسے گھٹیا گناہوں میں خاموش تماشائی بن کر شریک ہوں۔[4]

مختصر یہ کہ ہمیں خدا کے مقدس نام کو صرف عزت اور وقار کے ساتھ ہی استعمال کرنا چاہیے،[5] تاکہ ہم خدا کا صحیح طور پر اقرار کر سکیں،[6] خدا سے دُعا کر سکیں،[7] اور اپنے تمام الفاظ اور اعمال میں خدا کے نام کو جلال دے سکے۔[8]

حوالہ جات: [1] احبار 17-10:24؛ [2] احبار 12:19؛ [3] متی 37:5؛ یعقوب 12:5؛ [4] احبار 1:5؛ امثال 24:29؛ [5] زبور 5-1:99؛ یرمیاہ 2:4؛ [6] متی 33-32:10؛ رومیوں 10-9:10؛ [7] زبور 15-14:50؛ 1- تیمتھیُس 8:2؛ [8] کُلسّیوں 17:3

سوال 100 : کیا خدا کے نام کی توہین، یعنی قسمیں کھانا اور بدُعا دینا اتنا سنگین گناہ ہے کہ خدا ایسے لوگوں پر غصہ ہوتا ہے جو اُسے روکنے اور اس پر پابندی لگانے کے لیے اپنی پوری کوشش نہیں کرتے؟

جواب: جی ہاں، بالکل۔[1] کوئی بھی گناہ اس سے زیادہ سنگین نہیں ہے یا خدا کے غصے کو اتنا زیادہ نہیں بڑھاتا جتنا کہ اُسکے نام کی توہین کرنا۔ اسی لیے خدا نے اس کا بدلہ موت کے ذریعے دینے کا حکم دیا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] احبار 1:5؛ [2] احبار 17-10:24

(اتوار) خُداوند کا دن - 37

سوال 101 : کیا ہم عزت و احترام کے ساتھ خداوند کے نام کی قسم کھا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، جب حکومت اس کا مطالبہ کریں، یا جب اس کی ضرورت محسوس ہو تاکہ سچائی اور امانت داری کو خدا کے جلال اور اپنے ہمسائے کے فائدے کے لیے قائم کرتے ہوئے، اسے فروغ دیا جا سکے۔ یہ قسمیں خداوند کے کلام پر بنی ہیں[1] اور ان کا درست استعمال خدا کے لوگوں نے پرانے اور نئے عہدنامہ میں کیا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] استثنا 13:6؛ 20:10؛ یرمیاہ 4:1-2؛ عبرانیوں 16:6؛ [2] پیدائش 24:21؛ یشوع 15:9؛ 1-سلاطین 29:1-30؛ رومیوں 9:1؛ 2-کرنتھیوں 23:1

سوال 102 : کیا ہم مقدسین یا دیگر مخلوقات کے نام پر بھی قسم کھا سکتے ہیں؟

جواب: نہیں۔ ایک جائز قسم کا مطلب یہ ہے کہ ہم خدا کو اس واحد ہستی کے طور پر پکاریں جو ہمارے دِل و دِماغ کو جانتا ہے تاکہ وہ ہماری سچائی کی گواہی دے اور اگر ہم جھوٹی قسم کھائیں تو ہمیں سزا دے۔[1] خدا کے سوا کوئی اور مخلوق اس عزت کے لائق نہیں ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] رومیوں 1:9؛ 2-کرنتھیوں 23:1؛ [2] متی 34:5-37؛ 16:23-22؛ یعقوب 12:5

(اتوار) خُداوند کا دن - 38

سوال 103 : چوتھے حکم میں خدا آپ سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب: پہلی بات یہ کہ انجیل کی خدمت اور اسکی تعلیم کے انتظام کو برقرار رکھا جائے،[1] اور خاص طور پر آرام کے دن

یعنی سبت کے دن میں باقاعدگی سے گرجا گھر جاوں،[2] تاکہ خدا کے کلام کو سیکھ سکوں،[3] مقدس سکرمنٹس میں شامل ہو سکوں،[4] علانیہ طور پر خدا سے دُعا کر سکوں،[5] اور غریبوں کے لیے مسیحی ہدیہ جات پیش کر سکوں۔[6]

دوسری بات یہ کہ میں اپنی روزمرہ زندگی کے بُرے راستوں سے آرام کروں، خداوند سے کہوں کہ اپنے پاک روح کے ذریعے میری زندگی میں کام کرے، اور اس طرح میں اس زندگی میں ابدی سبت یعنی آرام کا آغاز کر سکوں۔[7]

حوالہ جات: [1] استثنا 6:4-9، 20-25؛ 1-کرنتھیوں 9:13-14؛ 2-تیمتھیس 2:2؛ 3:13-17؛ ططس 5:1؛ [2] استثنا 5:12-12؛ زبور 40:9-10؛ 68:26؛ اعمال 2:42-47؛ عبرانیوں 10:23-25؛ [3] رومیوں 10:14-17؛ 1-کرنتھیوں 14:31-32؛ 1-تیمتھیس 4:13؛ [4] 1-کرنتھیوں 11:23-25؛ [5] کُلسِّیوں 3:16؛ 1-تیمتھیس 2:1؛ [6] زبور 50:14؛ 1-کرنتھیوں 16:2؛ 2-کرنتھیوں 8 اور 9؛ [7] یسعیاہ 66:23؛ عبرانیوں 4:9-11

(اتوار) خُداوند کا دن - 39

سوال 104 : پانچویں حکم میں خدا آپ سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب: یہ کہ میں اپنے والدین اور اُن تمام افراد کا عزت، محبت، اور وفاداری سے احترام کروں جو مجھ پر اختیار رکھتے ہیں؛ اور یہ بھی کہ میں اُنکی اچھی تعلیم اور تربیت کو فرمانبرداری سے مانوں؛[1] اور صبر سے اُنکی خامیوں اور کمزوریوں کو برداشت کروں—[2] کیونکہ خدا اُنکے ذریعے ہم پر حکمرانی کرتا ہے۔[3]

حوالہ جات: [1] خروج 21:17؛ امثال 1:8؛ 4:1؛ رومیوں 13:1-2؛ افسیوں 5:21-22؛ 6:1-9؛ کُلسِّیوں 3:18,4:1؛ [2] امثال 20:20؛ 23:22؛ 1-پطرس 2:18؛ [3] متی 22:21؛ رومیوں 13:1-8؛ افسیوں 6:1-9؛ کُلسِّیوں 3:18-21

(اتوار) خُداوند کا دن - 40

سوال 105 : چھٹے حکم میں خدا آپ سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب: یہ کہ میں نہ تو اپنے ہمسائے کو حقیر جانوں، اور نہ اپنے اعمال، خیالات، الفاظ، دیکھنے یا اشاروں میں اُس سے نفرت کروں، اور نہ ہی اُسکی بے عزتی، یا اُسے قتل کروں،— اور نہ ہی کسی اور شخص کا (اپنے ہمسائے کے خلاف) ان کاموں میں ساتھ دوں؛[1] بلکہ میں بدلہ لینے کی ہر خواہش کو رد کروں۔[2] مجھے خود کو نقصان پہنچانے یا بے دھڑک طور پر خطرے میں ڈالنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔[3] کیونکہ قتل کی روک تھام کے لیے حکومت کو تلوار کے ذریعے اختیار دیا گیا ہے.[4]

حوالہ جات: [1] پیدائش 6:9؛ احبار 19:17-18؛ متی 5:21-22؛ 26:52؛ [2] امثال 25:21-22؛ متی 18:35؛ رومیوں 12:19؛ افسیوں 4:26؛ [3] متی 4:7؛ 26:52؛ رومیوں 13:11-14؛ [4] پیدائش 6:9؛ خروج 21:14؛ رومیوں 13:4

سوال 106 : کیا یہ حکم صرف قتل سے متعلق ہے؟

جواب: خدا قتل سے منع کر کے ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اُسے قتل کی جڑ سے بھی نفرت ہے، یعنی حسد، کینہ، غصہ، اور بدلہ لینے کی خواہش۔[1] خدا کی نظر میں یہ تمام چیزیں قتل کی مختلف شکلیں ہیں۔[2]

حوالہ جات: [1] امثال 14:30؛ رومیوں 1:29؛ 12:19؛ گلتیوں 5:19-21؛ 1-یوحنا 2:9-11؛ [2] 1-یوحنا 3:15

سوال 107 : کیا چھٹے حکم میں اتنا کافی ہے کہ ہم اپنے ہمسائے کو قتل نہ کریں؟

جواب: نہیں۔ خدا حسد، نفرت، اور غصے کی مذمت کر کے ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم اپنے ہمسائے سے اپنی مانند محبت کریں،[1] صبر، امن پسندی، نرمی، رحم دلی، اور دوستی سے اُن کے ساتھ پیش آئیں،[2] اُنہیں جتنا ہو سکے نقصان سے بچائیں، اور اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی بھلائی کریں۔[3]

حوالہ جات: [1] متی 12:7؛ 39:22؛ رومیوں 10:12؛ [2] متی 3:5-12؛ لوقا 36:6؛ رومیوں 10:12، 18؛ گلتیوں 1:6-2؛ افسیوں 2:4؛ کُلسِّیوں 12:3؛ 1-پطرس 8:3؛ [3] خروج 4:23-5؛ متی 44:5-45؛ رومیوں 20:12-21 (امثال 21:25-22)

(اتوار) خُداوند کا دن - 41

سوال 108: خدا ساتویں حکم میں ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

جواب: یہ کہ خدا ہر قسم کی بے حیائی کو ناپسند کرتا ہے،[1] اس لیے ہمیں اس سے سخت نفرت کرنی چاہیے،[2] اور سادہ، پرہیزگار اور پاکدامن زندگی گزارنی چاہیے،[3] چاہے ہم شادی شدہ ہوں یا کنوارے۔

حوالہ جات: [1] احبار 30:18؛ افسیوں 3:5-5؛ [2] یہوداہ 22-23؛ [3] 1-کرنتھیوں 1:7-9؛ 1- تھِسَلُنیکیوں 3:4-8؛ عبرانیوں 4:13

سوال 109: کیا اس حکم میں خدا صرف زناکاری جیسے سنگین گناہوں سے منع کرتا ہے؟

جواب: چونکہ ہمارا جسم اور روح دونوں خدا کا مقدس ہے، اور خدا چاہتا ہے کہ ہم دونوں کو پاک اور صاف رکھیں۔ اسی وجہ سے خدا ہر قسم کی بے حیائی والے اعمال، نظر، باتیں، خیالات، خواہشات،[1] اور وہ سب کچھ منع کرتا ہے جو کسی کو ان کی طرف مائل کرے۔[2]

حوالہ جات: [1] متی 27:5-29؛ 1-کرنتھیوں 18:6-20؛ افسیوں 3:5-4؛ [2] 1-کرنتھیوں 33:15؛ افسیوں 18:5

(اتوار) خُداوند کا دن - 42

سوال 110 : آٹھویں حکم میں خدا کس بات سے منع کرتا ہے؟

جواب: خدا صرف چوری اور ڈکیتی سے ہی منع نہیں کرتا، جو خداوند کی شریعت کے مطابق سزا کے لائق ہے،[1] بلکہ خدا کی نظر میں چوری کا مفہوم یہ بھی ہے کہ اگر کوئی اپنے پڑوسی کی چیزوں کو کسی چالبازی یا دھوکہ دہی کے ذریعے اپنے لئے حاصل کریں، چاہے وہ طاقت کے ذریعے ہو یا ایسے ذرائع سے جو جائز معلوم ہوں،[2] جیسے وزن، سائز، یا مقدار کی غلط پیمائش میں، دھوکہ دہی کے ذریعے کاروبار میں، جعلی پیسہ، زیادتی، سود، یا کوئی اور طریقہ کار میں جس سے خدا نے منع کیا ہو۔[3] اس کے علاوہ خدا ہر قسم کے لالچ[4] اور خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو ضائع کرنے سے بھی منع کرتا ہے۔[5]

حوالہ جات: [1]خروج 1:22، 1-کرنتھیوں 9:5-10، 9:6-10، [2]میکاہ 9:6 -11، لوقا 14:3، یعقوب 1:5-6، [3]استثنا 13:25-16، زبور 5:15، امثال 1:11، 22:12، حزقی ایل 9:45-12، لوقا 35:6، [4] لوقا 15:12، افسیوں 5:5، [5] امثال 20:21، 20:23-21، لوقا 10:16-13

سوال 111 : آٹھویں حکم میں خدا آپ سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب: خدا چاہتا ہے کہ میں اپنے پڑوسی کی بھلائی کے لیے جو کچھ بھی کر سکتا ہوں وہ کروں، دوسروں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کروں جیسا میں چاہتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ کریں، اور ایمانداری سے محنت کروں تاکہ حاجت مندوں کی ضرورت کو پورا کر سکوں۔[1]

حوالہ جات: [1] یسعیاہ 5:58-10، متی 12:7، گلتیوں 9:6-10، افسیوں 28:4

(اتوار) خُداوند کا دن - 43

سوال 112 : نویں حکم کا مقصد کیا ہے؟

جواب: اس کا مقصد یہ ہے کہ میں کبھی کسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دوں، کسی کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر پیش نہ کروں، کسی کی غیبت نہ کروں، کسی پر بے بنیاد الزام نہ لگاؤں، اور نہ ہی بغیر سنے کسی کو برے طریقے سے الزام دوں۔[1] بلکہ عدالت میں اور ہر جگہ، مجھے جھوٹ اور دھوکہ دہی سے بچنا چاہیے؛ یہ وہ چیزیں ہیں جو شیطان استعمال کرتا ہے اور یہ خدا کے غضب کو دعوت دیتی ہیں۔[2] مجھے سچائی سے محبت کرنی چاہیے، صاف گوئی سے سچ بولنا چاہیے، کھلے دل سے سچائی کو تسلیم کرنا چاہیے،[3] اور اپنے پڑوسی کی نیک نامی کی حفاظت اور ترقی کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔[4]

حوالہ جات: [1] زبور 15، امثال 5:19، متی 1:7، لوقا 37:6، رومیوں 1:28-32، [2] احبار 11:19-12، امثال 22:12، 5:13، یوحنا 44:8، مکاشفہ 8:21، [3] 1-کرنتھیوں 6:13، افسیوں 25:4، [4] 1-پطرس 8:3-9، 8:4

(اتوار) خُداوند کا دن - 44

سوال 113 : دسویں حکم کا مقصد کیا ہے؟

جواب: یہ کہ ہمارے دلوں میں خدا کے کسی بھی حکم کے خلاف کسی قسم کی کوئی خواہش یا خیال پیدا نہ ہو۔ بلکہ ہمیں اپنے پورے دل سے ہمیشہ گناہ سے نفرت کرنی چاہیے اور جو کچھ بھی صحیح ہو اُس میں خوشی حاصل کرنی چاہیے۔[1]

حوالہ جات: [1] زبور 7:19-14؛ 23:139-24؛ رومیوں 7:7-8

سوال 114 : لیکن کیا وہ لوگ جو خدا کی طرف رجوع لے آتے ہیں ان احکام پر مکمل طور پر فرمانبرداری سے عمل کر سکتے ہیں؟

جواب: نہیں۔ اس دنیا میں حتیٰ کہ سب سے مقدس لوگ بھی اس فرمانبرداری کا صرف تھوڑا سا آغاز ہی کر پاتے ہیں۔[1] تاہم، وہ پورے ارادے کے ساتھ شروع کرتے ہیں کہ وہ نہ صرف بعض بلکہ خدا کے تمام احکام کے مطابق زندگی گزاریں۔[2]

حوالہ جات: [1]واعظ 20:7؛ رومیوں 7:14-15؛ 1-کرنتھیوں 9:13؛ 1-یوحنا 1:8-10؛ [2] زبور 1:1-2؛ رومیوں 7:22-25؛ فلپیوں 3:12-16

سوال 115 : چونکہ اس زندگی میں کوئی بھی شخص دس احکام پر مکمل طور پر فرمانبرداری سے عمل نہیں کر سکتا، تو پھر خدا کیوں چاہتا ہے کہ ان احکام کی اتنی وضاحت سے منادی کی جائے؟

جواب: سب سے پہلے، اس لیے کہ جب تک ہم زندہ رہیں، ہم اپنی گناہ آلودہ جسمانی فطرت کو زیادہ بہتر طور پر جان سکیں اور اپنے گناہوں کی معافی اور راستبازی کے لیے مسیح کی طرف زیادہ شدت سے دیکھ سکیں۔[1]

دوسرا، یہ کہ ہم کبھی بھی کوشش کرنے اور خدا سے دُعا کرنے سے باز نہ آئیں کہ وہ ہمیں اپنے پاک روح کی طاقت بخشے تاکہ ہم خدا کی صورت میں مزید بحال ہو سکے، جب تک کہ اس زندگی کے بعد ہم اپنے مقصد تک نہ پہنچ جائیں یعنی کامل زندگی تک۔[2]

حوالہ جات: [1] زبور 32:5؛ رومیوں 3:19-26؛ 7:7، 24-25؛ 1-یوحنا 1:9؛ [2] 1-کرنتھیوں 9:24؛ فلپیوں 3:12-14؛ 1-یوحنا 3:1-3

حصہ 3.3: دُعائے ربانی (خداوند کی سکھائی ہوئی دعا)۔

(اتوار) خُداوند کا دن - 45

سوال 116 : مسیحیوں کے لیے دُعا کرنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: کیونکہ دُعا شکرگزاری کا سب سے اہم حصہ ہے جسکا خدا ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔[1] اور اس لیے بھی کیونکہ خدا اپنا

فضل اور روح القدس صرف اُنہی لوگوں کو عطا کرتا ہے جو بلا ناغہ دُعا میں پورے دل سے یہ نعمتیں اُس سے مانگتے ہیں اور ان کے لیے خدا کی شکر گزاری کرتے رہتے ہیں۔[2]

حوالہ جات: [1] زبور 50:14-15؛ 116:12-19؛ 1- تھِسّلُنیکیوں 5:16-18، [2] متی 7:7-8؛ لوقا 11:9-13

سوال 117 : کس قسم کی دُعا خداوند کو پسند آتی ہے، جسے وہ سنتا ہے؟

جواب: سب سے پہلے یہ کہ ہم کو دل سے صرف ایک ہی سچے خدا سے دُعا کرنی چاہیے، جو اپنے آپ کو کلام پاک میں ہم پر ظاہر کرتا ہے، اور ہمیں وہ سب کچھ بتاتا ہے جس کا خداوند ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم دُعا میں اُس سے مانگیں۔[1]

دوسرا، یہ کہ ہمیں اپنی ضرورت اور مصیبت کو مکمل طور پر پہچاننا چاہیے، تاکہ ہم خدا کی عظمت کے سامنے خود کو عاجز کریں۔[2]

تیسرا، یہ کہ ہمیں اس ناقابل فراموش سچ پر اطمنان کرنا چاہیے کہ اگرچہ ہم اس کے حقدار نہیں لیکن پھر بھی یسوع مسیح کی خاطر خدا ہماری دُعاؤں کو ضرور سنے گا۔ کیونکہ یہی اُس نے اپنے پاک کلام میں ہم سے وعدہ کیا ہے۔[3]

حوالہ جات: [1] زبور 145:18-20؛ یوحنا 4:22-24؛ رومیوں 8:26-27؛ یعقوب 1:5؛ 1-یوحنا 5:14-15

[2] 2-تواریخ 7:14؛ زبور 2:11؛ 34:18؛ 62:8؛ یسعیاہ 62:2؛ مکاشفہ 4; [3] دانی ایل 9:17-19؛ متی 7:8؛ یوحنا 14:13-14؛ 16:23؛ رومیوں 10:13؛ یعقوب 1:6

سوال 118 : خداوند نے ہمیں کن چیزوں کے لئے دُعا کرنے کا حکم دیا ہے؟

جواب: وہ سب چیزیں جن کی ہمیں روحانی اور جسمانی زندگی میں ضرورت ہے،[1] جن کے بارے میں ہمارے خداوند یسوع مسیح نے دُعائے ربانی میں ہمیں سکھایا ہے۔

حوالہ جات: [1] یعقوب 1:17؛ متی 6:33

سوال 119 : دُعائے ربانی کیا ہے ؟

جواب: اَے ہمارے باپ تُو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جَیسی آسمان پر پُوری ہوتی ہے زمِین پر بھی ہو۔ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ اور جِس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو مُعاف کِیا ہے تُو بھی ہمارے قرض ہمیں مُعاف کر۔ اور ہمیں آزمایش میں نہ لا بلکہ بُرائی سے بچا (کیونکہ بادشاہی اور قُدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمِین)۔ [1]

حوالہ جات: [1] متّی 6:9-13؛ لُوقا 11:2-4

(اتوار) خُداوند کا دن - 46

سوال 120 : یسوع مسیح نے ہمیں یہ حکم کیوں دیا کہ ہم خدا کو " باپ " کہہ کر پکاریں ؟

جواب: تاکہ ہماری دُعا کے آغاز سے ہی ہم پر ہماری دُعا کا بنیادی حصہ واضح ہو جائے کہ – ہم ایک بچے کی طرح اس بات پر تعظیم اور بھروسہ کریں کہ یسوع مسیح کی بدولت خدا ہمارا باپ بن چکا ہے، اور جیسے ہمارے والدین ہمیں زندگی کی ضروری چیزیں دینے سے انکار نہیں کرتے، ویسے ہی ہمارا آسمانی باپ بھی ہمیں کم ہی انکار کرتا ہے اُن تمام چیزوں سے جو ہم ایمان سے اُس سے مانگتے ہیں۔ [1]

حوالہ جات: [1] متی 7:9-11؛ لوقا 11:11-13

سوال 121 : ربانی دُعا میں یہ الفاظ کہ " تو جو آسمان پر ہے " کیوں استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: یہ الفاظ ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہم خدا کی آسمانی عظمت کو دنیا کی کسی چیز جیسا نہ سمجھیں، [1] اور اپنی جسمانی اور روحانی ضروریات کے لئے خدا کی قدرت پر مکمل طور پر بھروسہ رکھیں۔ [2]

حوالہ جات: [1] یرمیاہ 23:23-24؛ اعمال 17:24-25؛ [2] متی 6:25-34؛ رومیوں 8:31-32

(اتوار) خُداوند کا دن - 47

سوال 122 : ربانی دُعا میں موجود پہلی درخواست کا کیا مطلب ہے؟

جواب: پہلی درخواست یعنی "تیرا نام پاک مانا جائے" کا مطلب ہے کہ اے خدا ہماری مدد کر کے ہم تجھے سچے طور پر جانے،[1] تیری عزت کریں، تجھے جلال دیں اور تیرے تمام کاموں اور اُن سے ظاہر ہونے والی تیری قدرت، حکمت، مہربانی، انصاف، رحمت اور سچائی کے لئے تیری حمد و ستائش کریں۔[2]

اور اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ ہماری مدد کر کہ ہم اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں سے–یعنی اپنی سوچوں، باتوں اور کاموں سے–کبھی بھی تیرے نام کی بے حرمتی نہ کرے، بلکہ تیرا نام ہمیشہ عزت اور جلال ہی پائے۔[3]

حوالہ جات: [1] یرمیاہ 9:23-24؛ 31:33-34؛ متی 16:17؛ یوحنا 17:3؛ [2] خروج 34:5-8؛ زبور 145؛ یرمیاہ 32:16-20؛ لوقا 1:46-55، 68-75؛ رومیوں 11:33-36؛ [3] زبور 115:1؛ متی 5:16

(اتوار) خُداوند کا دن - 48

سوال 123 : ربانی دُعا میں موجود دوسری درخواست کا کیا مطلب ہے؟

جواب: دوسری درخواست یعنی "تیری بادشاہی آئے" کا مطلب ہے کہ اے خدا ہم پر اپنے کلام اور پاک روح کے ذریعے اس طرح حکمرانی کر کہ ہم زیادہ سے زیادہ اپنے آپ کو تیری مرضی کے تابع کریں۔[1] اپنی کلیسیا کی حفاظت و نگاہ بانی کر اور

اسے بڑھا۔[2] شیطان کے تمام کاموں اور ہر وہ طاقت کو جو تیرے خلاف بغاوت کرتی اور تیرے پاک کلام کے خلاف سازش کرتی ہے اُسکو تباہ کر۔[3] جب تک کہ تیری مکمل بادشاہت نہ آجائے، جس میں تو ہی سب کچھ ہو۔[4]

حوالہ جات: [1] زبور 5:119، 105؛ 10:143؛ متی 33:6؛ [2] زبور 122:6-9؛ متی 18:16؛ اعمال 42:2-47؛ [3] رومیوں 20:16؛ 1-یوحنا 8:3؛ [4] رومیوں 22:8-23؛ 1-کرنتھیوں 28:15؛ مکاشفہ 17:22، 20

(اتوار) خُداوند کا دن - 49

سوال 124 : ربانی دُعا میں موجود تیسری درخواست کا کیا مطلب ہے؟

جواب: تیسری درخواست یعنی "تیری مرضی جَیسی آسمان پر پُوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔" کا مطلب ہے کہ اے خدا ہماری مدد کر کے ہم اور تمام لوگ اپنی مرضی کو چھوڑ کر تیری مرضی کو بغیر کسی شکایت کے پورا کرے، کیونکہ واحد تیری ہی مرضی اچھی ہے۔[1]

مزید یہ کہ ہماری اور تمام لوگوں کی مدد کر کے جس کام کے لیے ہمیں بلایا گیا ہے[2] اُس کام کو آسمان پر تیرے فرشتوں کی طرح خوش دلی اور وفاداری کے ساتھ کر سکے۔[3]

حوالہ جات: [1] متی 21:7؛ 24:16-26؛ لوقا 42:22؛ رومیوں 1:12-2؛ طِطس 11:2-12؛ [2] 1-کرنتھیوں 17:7-24؛ افسیوں 5:6-9؛ [3] زبور 20:103-21

(اتوار) خُداوند کا دن - 50

سوال 125 : ربانی دُعا میں موجود چوتھی درخواست کا کیا مطلب ہے؟

جواب: چوتھی درخواست یعنی "ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے" کا مطلب ہے کہ اے خدا ہماری تمام جسمانی ضروریات کی نگاہ بانی کر،[1] تاکہ ہم یہ جان سکیں کہ ہر اچھائی کا وسیلہ واحد تو ہی ہے،[2] اور نہ تو ہماری اپنی کوئی محنت، فکر مندی اور نہ ہی تیری دی ہوئی نعمتیں ہمیں تیری برکت کے بغیر کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔[3] اس لیے ہماری مدد کر تاکہ ہم مخلوقات پر بھروسہ کرنا چھوڑ کر صرف تجھ پر ہی بھروسہ کریں۔[4]

حوالہ جات: [1] زبور 104:27-30؛ 145:15-16؛ متی 6:25-34؛ [2] اعمال 14:17؛ 17:25؛ یعقوب 1:17؛ [3] استثنا 8:3؛ زبور 37:16؛ 127:1-2؛ 1-کرنتھیوں 15:58؛ [4] زبور 55:22؛ 62؛ 146؛ یرمیاہ 17:5-8؛ عبرانیوں 13:5-6

(اتوار) خُداوند کا دن - 51

سوال 126 : ربانی دُعا میں موجود پانچویں درخواست کا کیا مطلب ہے؟

جواب: پانچویں درخواست یعنی "اور جِس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو مُعاف کِیا ہے تُو بھی ہمارے قرض ہمیں مُعاف کر" کا مطلب ہے کہ اے خدا مسیح کے خون کی خاطر، ہم گناہ گاروں کے گناہوں اور وہ تمام برائیاں کو جو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتی ہیں،[1] اُنہیں ہمارے خلاف یاد نہ کر۔ ہمیں معاف کر، جیسے ہم اپنے پڑوسیوں کو معاف کرنے کا پکا ارادہ رکھتے ہیں، جو ہمارے اندر تیرے فضل کی موجودگی کا ثبوت ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] زبور 51:1-7؛ 143:2؛ رومیوں 8:1؛ 1-یوحنا 2:1-2؛ [2] متی 6:14-15؛ 18:21-35

(اتوار) خُداوند کا دن - 52

سوال 127 : ربانی دُعا میں موجود چھٹی درخواست کا کیا مطلب ہے؟

جواب: چھٹی درخواست یعنی "اور ہمیں آزمایش میں نہ لا بلکہ بُرائی سے بچا" کا مطلب ہے کہ اے خدا ہم خود اپنی کمزوری کی وجہ سے ایک لمحے کے لیے بھی اپنے آپ کو بچانے کے قابل نہیں ہیں۔[1] اور ہمارے جانی دشمن یعنی شیطان،[2] دنیا،[3] اور ہماری اپنی گناہگار فطرت،[4] ہم پر حملہ کرنے سے کبھی نہیں رُکتے۔ پس، اے خدا! ہمیں اپنے روح القدس کی قدرت سے مضبوط کر، تاکہ ہم اس روحانی جنگ میں شکست نہ کھائیں،[5] بلکہ اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے آخرکار مکمل فتح یابی حاصل کریں۔[6]

حوالہ جات: [1] زبور 103:14-16؛ یوحنا 15:1-5؛ [2] 2-کرنتھیوں 11:14؛ افسیوں 6:10-13؛ 1-پطرس 5:8؛ [3] یوحنا 15:18-21؛ [4] رومیوں 7:23؛ گلتیوں 5:17؛ [5] متی 10:19-20؛ 26:41؛ مرقس 13:33؛ رومیوں 5:3-5؛ [6] 1-کرنتھیوں 10:13؛ 1-تھسلنیکیوں 3:13؛ 5:23

سوال 128 : ربانی دُعا کے اختتامی الفاظ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اختتامی الفاظ یعنی "کیونکہ بادشاہی اور قُدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں" کا مطلب ہے کہ اے خدا ہم نے یہ تمام درخواستیں تیرے سامنے رکھی ہیں کیونکہ، تو ہمارا قادر مطلق بادشاہ ہے،[1] جو اپنے پاک نام کی خاطر نہ صرف چاہتا ہے بلکہ ہمیں ہر اچھی چیز عطا کرنے کی پوری قدرت بھی رکھتا ہے۔ اے خدا ہمارا نہیں بلکہ صرف تیرا ہی نام جو پاک ہے ہمیشہ تک عزت اور جلال پائے۔[2]

حوالہ جات: [1] رومیوں 10:11-13؛ 2-پطرس 2:9؛ [2] زبور 115:1؛ یوحنا 14:13

سوال 129 : اس چھوٹے سے لفظ "آمین" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: لفظ "آمین" کا مطلب ہے کہ سچ مچ اور یقیناً ایسا ہی ہو گا! اور یہ اس سے بھی زیادہ یقینی ہے کہ خدا میری دُعا سنتا

ہے بجائے اس سے کہ میں واقعی میں وہی چاہتا ہوں جس کے لئے میں نے دُعا کی ہے۔[1]

حوالہ جات: [1] یسعیاہ 24:65؛ 2-کرنتھیوں 20:1؛ 2-تیمتھیس 13:2

The End

مزید معلومات، مسیحی کتب، پوڈکاسٹ اور آرٹیکل حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.reformedbytruth.com

صرف ذاتی اور نجی استعمال کے لیے نقل کی اجازت ہے، فروخت کے لیے نہیں۔

Duplication of this document is permitted for personal, private use only.